رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۵

روزنامہ الفضل قادیان

خطبہ نمبر

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ بیرون ہند ۱۸ — اندرون ہند ۱۵

جلد ۲۴	مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم چہار شنبہ	مطابق یکم جولائی ۱۹۳۶ء	نمبر ۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے [illegible] بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو [illegible] درد اور بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب انشاء اللہ ۲ [illegible] کو بمبئی پہنچیں گے۔ اور ۴ جولائی کو قادیان تشریف لائیں گے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیا لگڑھی ضلع گوجرانوالہ اور ملک عبد الرحمٰن صاحب [illegible] بی اے ایل ایل بی فیروز پور کے علاقہ میں دورہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے میرے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر فرمائے ہیں

فرمودہ یکم جولائی ۱۹۰۳ء

میں ایک مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ اور اپنے خاص خزانہ سے مجھے تعلیم دیتا ہے اور ادب سے میری تادیب فرماتا ہے۔ وہ اپنی مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ میں اس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ ایسی صورت میں مجھے کونسی ایسی ضرورت ہے کہ میں اس کی راہ کو ترک کرکے دوسری متفرق راہیں اختیار کروں۔ جو کچھ آج تک میں نے کہا ہے۔ اسی کے امر سے کہا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں ملایا۔ اور نہ اپنے خدا پر میں نے کوئی افترا باندھا ہے۔ مفتری کا انجام ہلاکت ہے۔ پس اس کاروبار پر تعجب کرنے کا کونسا مقام ہے۔ اس قادر مطلق خدا کے کاروبار پر تعجب نہ کرو۔ کیونکہ اس نے تو زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے۔ کرتا ہے اور کسی کو مجال نہیں کہ اس سے پوچھے۔ کہ یہ کیا کیا۔ میرے پاس خدا تعالیٰ کی بہت سی شہادتیں ہیں۔ اس نے میرے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے ہیں۔ اور اس کی وحی کردہ غیبی خبریں ہیں جو اس نے مجھے دیں۔ ایسے لاکھ ہیں کہ انسان کی عقل کو ان تک رسائی نہیں ہے۔

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

"الفضل" کی چوبیسویں ۲۴ جلد کا آغاز

خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف ایک اور قدم

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پرچہ سے "الفضل" کی چوبیسویں جلد شروع ہو رہی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے اس کا آغاز ہونا ایک مبارک فال ہے اس موقعہ پر ہم احباب کو یہ خوشخبری سُنانا چاہتے ہیں۔ کہ آئندہ سے آٹھ صفحہ کا اخبار بھی ۱۲ صفحہ پر شائع ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر مستقل خریداروں سے قیمت وہی لی جائے گی۔ جو اب لی جاتی ہے۔ یعنی قیمت میں اضافہ نہیں کیا جائیگا اخبار کے حجم میں یہ اضافہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف ایک اور قدم ہے۔ جو اخبار کی اشاعت بڑھانے کے متعلق احباب کی تھوڑی سی توجہ کا نتیجہ ہے اگر تمام احباب کوشش فرمائیں۔ تو "الفضل" موجودہ قیمت میں ہی بہت زیادہ فائدہ اور دلچسپی کے سامان مہیا کر سکتا ہے۔

امید ہے۔ کہ جب "الفضل" ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ تو قدر دانانِ "الفضل" بھی اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف خاص توجہ کرنے سے دریغ نہ فرمائینگے۔ (مینیجر)

بنگال میں تبلیغی دورہ

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ امریکہ ۱۳ر جون ۳۶ء کو ڈھاکہ پہونچے۔ آپ نے ۲۳ر جون تک مسلسل ڈھاکہ شہر کے مختلف حصوں میں لیکچر دیئے۔ نیز اس اثناء میں شہر کے معززین سے ملاقاتیں کیں۔ خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ڈویژنل انسپکٹر نے بہت دلچسپی اور تندہی کے ساتھ ان کی امداد کی۔ صوفی صاحب کی تقاریر اور ملاقاتوں سے ڈھاکہ میں بہت اچھا اثر قائم ہو گیا ہے۔ آپ ۲۴ر جون ۳۶ء کو مولوی علی قاسم صاحب انور مولوی فاضل کے ساتھ ضلع بوگرا کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور دونوں احباب نہایت تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار۔ ایم۔ اللہ رکھا بنگالی سیکرٹری بنگال ینگ مین ایسوسی ایشن قادیان)

بورڈنگ تحریک جدید قادیان

ان بورڈران کے ذمہ بقایا ہے۔ میں ان کے والدین یا سرپرستوں کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ بقائے ۱۵ر جولائی تک ادا کر کے ممنون فرمائیں۔ اور دو ماہ کی رقم بطور پیشگی بھی جمع کرا دیں تاکہ آئندہ کا حساب بھی ان کا چلتا رہے۔ جو دوست اپنے بقائے صاف نہ کرینگے۔ اول تو وہ اپنے اس عہد کو توڑنے والے ہونگے۔ جو انہوں نے اپنے بچہ کو داخل کراتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے تحریری طور پر کیا تھا۔ کہ وہ بچے کے اخراجات ماہوار ادا کرتے رہیں گے۔" دوسرے انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بورڈنگ [illegible] نہیں۔ بلکہ جو روپیہ لڑکوں کا ہوگا۔ وہی خرچ کیا جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ پس [illegible] دلاتا ہے۔ کہ مہربانی فرما کر جلد از جلد بقائے صاف کر دیئے جائیں۔ ورنہ بورڈ [illegible] ان کے کسی قسم کے اخراجات برداشت نہ کرے گا۔

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان)

مبلغین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست

مد نشر و اشاعت کی مجوزہ رقم بارہ صد روپیہ کا پورا کرنا جماعتوں کا فرض ہے اور اس کی وصولی کی ذمہ واری ایک حد تک آپ کے ذمہ بھی ہے۔ اب ماہوار ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع ہے۔ ماہ جون کا ٹریکٹ چھپ رہا ہے۔ اس لئے آپ کوشش کر کے اس بجٹ کو پورا کریں۔ نیز ٹریکٹوں کے متعلق اپنے مفید مشورہ سے بھی مطلع کرتے رہیں۔

(انچارج نشر و اشاعت قادیان)

جمعیۃ الناطقین بالعربیۃ

عربی زبان کے بولنے کی باقاعدہ مشق کرنے کے لئے قادیان میں عربی جاننے والوں کی ایک جمعیت قائم کی گئی ہے۔ جس کا اہم مقصد عربی زبان کو رواج دینا ہے۔ اس جمعیت کا ابتدائی جلسہ ۲۶ر جون بروز جمعہ مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوا۔ اور رات کو جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل میں پھر جلسہ ہوا۔ ۲۰ ممبروں نے مختصر تقاریر کیں۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جو اس جلسہ کے صدر تھے۔ مفید نصائح فرمائیں۔ مکرمی سید محمد سعید صاحب فاضل عرب نے برجستہ تقریر کی۔ اور ان کی تجویز پر سب ممبران نے بالاتفاق اس کمیٹی کے چلانے کا کام "کلیۃً" خاکسار کے سپرد کیا۔

نیز قرار پایا۔ کہ سب ممبران جب آپس میں ملیں۔ تو حتی الامکان عربی زبان میں گفتگو کریں۔ اس انجمن کے اجلاس ہفتہ وار ہونگے۔ اور اس طرح سے مجلس ارشاد کے لئے عربی لیکچرار پیدا کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ احباب سے اس جمعیت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار:۔ ابو العطاء اللہ دتا جالندھری۔ قادیان)

دورہ ضلع گوجرانوالہ کے پروگرام کی تاریخوں میں تصحیح

اخبار الفضل میں ضلع گوجرانوالہ کے متعلق دورہ کا جو پروگرام شائع ہوا ہے۔ اس میں تاریخوں کی غلطی ہو گئی ہے۔ اصل پروگرام دورہ یہ ہے۔

تاریخ جلسہ	مقام جلسہ	تاریخ دورہ	مقامات دورہ
		یکم تا ۶ جولائی ۳۶ء	منڈیالہ و ملحقہ دیہات
۶ جولائی	فیروزوالہ	۷ تا ۱۳ " "	لیاپور، پیہے، سوہاوہ، مانگٹ، تلونڈی
		۱۳ تا ۲۰ " "	تویکی، رتتی خال، کوروتانہ، امین آباد، کامونکے، بیری خال
۲۱ "	تلونڈی کھجوروالی	۲۱ تا ۲۷ " "	گجو چک، تلونڈی راہ والی، ترگڑی، گکھڑ
۲۸ "	پھلوکے	۲۸ تا ۳۔ اگست	کوٹ قاضی، اودے والی، بھڑی شاہ کل، کوٹ [illegible]
۴ تا ۱۵ اگست	مانگٹ اونچے	۴ تا ۱۰ "	پیر کوٹ۔ جیدکے۔
۱۱ "	حافظ آباد	۱۱ تا ۱۷ "	حافظ آباد
۱۸ "	پریم کوٹ	۱۸ تا ۲۴ "	پریم کوٹ، کوٹ تارڑ وغیرہ۔
۲۵ "	بھاگا بھٹیاں	۲۵ تا ۳۱ "	کسیاں وغیرہ
یکم ستمبر	اکال گڑھ	یکم ستمبر تا ۳ ستمبر	اکال گڑھ
۴ "	مدرسہ	۴ تا ۹ "	چینہ، علاؤ دیکے، کوٹ ہرا وغیرہ
۱۱ "	کھیوے والی	۱۱ تا ۱۷ "	گکھڑ، کولو، منصور والی، خانکی، درویش والی، وزیرآباد

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

خطبہ جمعہ

قادیان کے احرار کے سامنے دو تجویزیں

اپنے مُردوں کو "پاک" رکھنے کیلئے علیحدہ قبرستان بنانے کیلئے روپیہ یا زمین لے لیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۶ - جون ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میرے گلے کی تکلیف

ابھی تک بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ اس وجہ سے میں درس بھی نہیں دے سکتا۔ اور اب تو خطبہ بیان کرنا بھی سخت مشکل نظر آتا ہے۔ گلے میں ایک ایسی تکلیف پیدا ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے آواز بولنے کے بعد بھرا جاتی ہے۔ اور پھر اونچا نہیں بولا جا سکتا۔ اور گلے کے بائیں طرف کا حصہ ایسا سُن معلوم ہوتا ہے۔ جیسے جسم کا کوئی حصہ سویا ہوا ہوتا ہے۔ پس ان حالات میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ

اپنی آواز دوستوں تک

پہونچا سکوں گا۔ یا نہیں۔ اور کہ اپنے مضمون کو کما حقہ ادا کر سکوں گا۔ یا اختصار سے کام لینا پڑے گا:۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں میں نے بعض خیالات کا اظہار اس

قبرستان کے متعلق

کیا تھا۔ جو قادیان کا بڑا قبرستان کہلاتا ہے۔ اور جس میں قریبًا ہر خاندان کے کچھ افراد مدفون ہیں۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ اس قبرستان میں ہمارا ویسا ہی حق ہے۔ جیسے دوسروں کا۔ اور کسی کو یہ حق نہیں۔ کہ ہماری جماعت کے مُردوں کو وہاں دفن ہونے سے روکے۔ اور اپنے اس حق کو حاصل کرنے سے ہم کسی صورت میں باز نہیں رہ سکتے۔ اگر وہاں کسی کے دفن ہونے پر کسی کو اعتراض ہو سکتا ہے۔ تو وہ ہمیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس

قبرستان کی زمین ہمارے آباء کا عطیہ ہے

مگر ہمارا یہ طریق نہیں۔ کہ شرارت پر آمادہ ہوں۔ اور اس قسم کا کوئی سوال اٹھائیں پس دوسروں کو اس قسم کا کوئی سوال اٹھانے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ اس زمین کے مالک ہم ہیں۔

پس اگر کوئی سوال اٹھ سکتا ہے۔ کہ اس میں دوسرے دفن نہ ہوں۔ تو ہماری طرف سے اٹھ سکتا ہے۔ مگر ہم نہ صرف یہ کہ ہم ایسے طریق کو ناپسند کرتے ہیں۔ بلکہ

جیسا کہ میں نے گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں اعلان کیا تھا۔ اگر یہ قبرستان ختم ہو جائے۔ اور ہمارے مخالفوں کے پاس مُردے دفن کرنے کے لئے جگہ نہ رہے۔ تو

میں انہیں اپنے پاس سے زمین دے دوں گا

اور میں نہیں سمجھ سکتا تھا۔ کہ اس پیشکش کے بعد بھی مقامی باشندوں کو کوئی اعتراض باقی رہے گا۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ میرے اس

صلح و آشتی

کے پیغام کا نتیجہ بجائے اچھا نکلنے کے اور بھی بُرا نکلا ہے۔ یعنی بجائے اس کے کہ وہ میری اس پیشکش پر مطمئن ہوتے۔ اور تسلی پا جاتے۔ یہاں بعض جلسے کئے گئے ہیں۔ جن میں بعض مقامی باشندوں اور بعض احرار کے باہر سے بھیجے ہوئے آدمیوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ

احمدی نجس ہیں

اور ان کے نجس اجسام کے ساتھ ہمارے پاک جسم جمع نہیں ہو سکتے۔ گالیاں دینا آسان کام ہے۔ اور جن کی طبیعت میں شرافت نہیں ہوتی۔ وہ گالیاں دے لیتے ہیں۔ پس ان کی گالیوں کی میں چنداں پروا نہیں کرتا۔

نجس یا ناپاک

کہہ لینا انسان کے اپنے اختیار میں ہے خدا تعالےٰ نے زبان دی ہے۔ مگر اسی زبان سے بعض لوگ خدا کو گالیاں دے لیتے ہیں:۔

پس جو زبان اپنے پیدا کرنے والے کو گالیاں دے سکتی ہے۔ وہ اگر میرے یا میرے باپ دادا کے احسانات۔ یا جماعت کی

مصالحانہ تدابیر

و پیشکش کو ٹھکرا دے۔ تو اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ پس ان کے اس رویہ پر مجھے حیرت نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ انسان جب بغض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایسی باتیں کیا ہی کرتا ہے:۔

اس وقت میں اس سوال میں نہیں پڑتا۔ کہ

نجس وہ لوگ ہیں یا ہم

ہیں۔ کیونکہ عقائد کے اختلاف کی وجہ سے اس بارہ میں بھی ضرور اختلاف رہے گا۔ ایک مسلمان کے نزدیک عیسائی اور عیسائی کے نزدیک مسلمان نجس ہے۔ ایک ہندو۔ مسلمان اور عیسائی کو نجس خیال کرتا ہے۔ اور مسلمان و عیسائی ہندو کو نجس سمجھتے ہیں۔ اور یہ

نجاست و پاکیزگی کا سلسلہ

اتنا وسیع ہے۔ کہ بعض عیسائی اس بات پر ناراض ہوتے ہیں۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو نبی کیوں کہا جاتا ہے۔ یہ ان کی ہتک ہے کیونکہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ اسی طرح بعض ہندو اس بات پر ناراض ہوتے ہیں۔ کہ حضرت کرشن کو نبی کیوں کہا جاتا ہے۔ وہ تو اوتار ہیں پس اس نجاست اور طہارت کا سلسلہ کہیں ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے اس بحث میں پڑ کر فیصلہ کی خواہش ایک ایسا طول امل ہے۔ کہ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بحث میں مَیں نہیں پڑتا۔ اور اس کے دوسرے حصہ کو لیتا ہوں۔ کہ آیا وہ نجاست و طہارت جو دُنیا میں انسان کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ قبر میں بھی ساتھ جاتی ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ

بعض جذباتی چیزیں

ہوتی ہیں۔ جو جذبات کی حد پر جا کر رہ جاتی ہیں۔ انہیں حقیقت کی انتہا تک ہم نہیں لے جا سکتے۔ احرار کا نجاست اور طہارت کا دعوےٰ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ کوئی سید سفر پر روانہ ہوا۔ تو جیسا کہ پرانے زمانہ میں قاعدہ تھا۔ میراثی خدمت گزاری کے لئے ساتھ تھا۔ ایک جگہ وہ رات کو پہونچے اور سرائے میں گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ سب چار پائیاں رکی ہوئی ہیں۔ ادھر سخت بارش کی وجہ سے کیچڑ بہت تھی۔ میراثی نے سخت محنت اور جستجو سے ایک چارپائی [illegible] لا کر اُسے سید صاحب کے لئے بچھا دیا۔ سید صاحب اس پر بیٹھ گئے اور پائینتی کی طرف میراثی بھی سکڑ کر بیٹھ گیا۔ اس پر سید صاحب غصہ میں آ گئے۔ اور لال پیلے ہو کر کہنے لگے۔ کہ بے حیا شرم نہیں آتی ہمارے برابر بیٹھتا ہے۔ میراثی غریب آدمی تھا ڈر گیا۔ اور عرض کیا۔ حضور غلطی ہو گئی۔ پھر ایسا نہ ہوگا۔ اور نیچے زمین پر کیچڑ میں بیٹھ گیا دوسرے دن پھر وُہ ایک سرائے میں پہونچے اور اتفاق سے وہاں کوئی بھی چارپائی فارغ نہ تھی۔ میراثی نے تلاش بہت کی۔ مگر ایک چارپائی بھی نہ مل سکی۔ آخر وہ گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد ہاتھ میں پھاوڑہ لئے ہُوئے داخل ہوا۔ اور بغیر کچھ کہے سُنے زمین کھودنے لگ گیا۔ سید نے دریافت کیا۔ کہ کیا بات ہے۔ تو اس نے کہا۔ حضور چارپائی تو ملی نہیں اس لئے میں اپنے لئے جگہ بناتا ہوں۔ سید نے پوچھا۔ اس کا کیا مطلب۔ تو میراثی نے جواب دیا۔ کہ آپ تو زمین پر بیٹھیں گے اور میں اپنے لئے گڑھا کھودتا ہوں۔ تا برابری نہ ہو جائے۔ کیونکہ میں آپ کے برابر تو بیٹھ نہیں سکتا۔ یہ مثال

زبردست اور زیردست

کی ہے۔ دوسرے مسلمان چونکہ تعداد میں زیادہ ہیں۔ وہ احمدیوں پر اسی طرح حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ قادیان میں ان کی اقلیت ہرگز انہیں اقلیت نہیں بناتی۔ کیونکہ اقلیت سیاسی حلقہ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ نہ کہ مختلف شہروں یا قصبوں کے لحاظ سے۔

پس یہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ احمدی نجس ہیں اور ہم پاک ہیں۔ درحقیقت وہ اپنی تعداد اور طاقت کے بل پر ایسا کہہ رہے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے۔ کہ دنیا میں جو نجاست یا طہارت ہوتی ہے۔ وہ قبرستان کے کتنے فاصلہ تک انسان کے ساتھ جاتی ہے۔ اس قبرستان کی مثال بہشتی مقبرہ کی تو ہو نہیں سکتی۔ جس میں دفن ہونا بعض خاص اعمال کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور پھر اس کے بارہ میں بھی ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ اس کی زمین پاک نہیں کرتی۔ بلکہ وہ شرائط پاک کرتی ہیں۔ جو تقویٰ اور قربانی کے متعلق اس میں دفن ہونے والوں کے لئے مقرر ہیں۔ پس یہ زیر بحث قبرستان عام قبرستانوں کے مشابہ ہے۔ پس عام قبرستانوں کی حالت کو مدنظر رکھکر ان لوگوں سے پوچھا جا سکتا ہے وہاں جا کر کونسی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے۔ سب قبریں تو خدا کی زمین میں ہیں۔ اور اس زمین میں بہرحال احمدی دفن ہوتے رہیں گے اس لئے احرار کو چاہیئے۔ کہ

خدا کی زمین کے سواء

کوئی اور جگہ اپنی قبروں کے لئے تلاش کریں یا فیصلہ کر لیں۔ کہ پارسیوں یا ہندوؤں کی طرح اپنے مردوں کا خاتمہ کیا کرینگے۔ کیونکہ اس زمین میں تو احمدیوں نے بھی دفن ہونا ہے پھر سوال یہ ہے۔ کہ کیا زندگی میں پاکیزگی اور طہارت کا اور معیار ہے۔ اور موت کے بعد اور۔ زندگی میں انسانی رُوح جسم کے اندر ہوتی ہے۔ اس لئے ہم بدصحبت سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ اور بُرے لوگوں کے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ کیونکہ زندگی ایک مدرسہ ہے۔ اور سیکھنے کا زمانہ ہے۔ دماغ سوچتا ہے۔ اور کان دوسروں سے بُری باتیں سنتے ہیں اور انسان وہ باتیں سُنکر ان کی نقل کر سکتا ہے۔ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اور اس لئے بُرے لوگوں کے پاس بیٹھکر ان کے بُرے کاموں کو دیکھکر انسان ان کے عادی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ

روح کا جسم سے تعلق

موجود ہوتا ہے۔ لیکن جب روح جسم سے جدا ہو جائے۔ تو پھر جسم خواہ کہیں پڑا رہے اور اچھے اور بُرے کی لاشوں کے اکٹھے پڑا رہنے میں کوئی حرج نہیں ہو سکتا۔ خدا کا زلزلہ کوئٹہ میں آیا۔ اور انہی مکانوں کی چھتوں کے نیچے کنچنیاں دب گئیں۔ اور انہی کے نیچے نمازی اور نیک لوگ مسلمان بھی وہیں پڑے رہے۔ اور غیر مسلم بھی۔ خدا نے تو کوئی فرق نہ کیا۔ بلکہ سب کو ایک ہی جگہ دفن کر دیا۔ یہ نہیں کیا۔ کہ نیک اور بزرگ لوگوں کو الگ کر لیا ہو۔ اور کنچنیوں اور بدکاروں کو الگ۔ خدا تعالےٰ کے ماننے والے اور اس کو گالیاں دینے والے بدکار اور نیکوکار سب وہیں دفن تھے۔ اس

خدائی قبرستان میں

کوئی امتیاز نہ تھا۔ ہاں اگر اس نے کوئی امتیاز کیا۔ تو وہ احمدیوں سے کیا۔ کیونکہ نوّے فیصدی احمدی بچ گئے۔ جبکہ نوّے فیصدی دوسرے لوگ مر گئے۔ پس اگر کسی امتیاز کا خدا تعالےٰ نے اظہار کیا۔ تو احمدیوں کے لئے کیا۔ اور انہیں دوسروں سے علیحدہ کر لیا۔ باقی سب کو اکٹھا ہی دفن کر دیا۔ تو یہ عجیب بات ہے۔ کہ زندگی میں تو یہ لوگ ہمارے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔ حتےٰ کہ ہم پر یہ

جھوٹا الزام

لگاتے ہیں۔ کہ ہم انہیں قادیان سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور شکوہ کرتے ہیں۔ کہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر احمدی واقعہ میں ان معنوں میں نجس ہیں۔ جن میں احراری انہیں پیش کر رہے ہیں۔ تو ان کو چاہئے تھا۔ کہ خود بخود ہی پاؤں کی خاک جھاڑ کر یہاں سے نکل جاتے۔ مگر زندگی میں تو وہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ اور رہنے پر مصر ہیں جبکہ ہم ان پر اپنا اثر ڈال سکتے ہیں۔ مگر مردوں کا ایک جگہ دفن ہونا وہ گوارا نہیں کر سکتے کیا وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی مردہ قبر میں احراری مردے کو وفات مسیح کا قائل کر لے گا۔ یا ختم نبوت کا مسئلہ سمجھا دیگا جہاں بقول ان کے ان کے ایمانوں میں خلل پڑ سکتا ہے۔ اور پڑتا رہتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ ان کے آدمی تبلیغ سے متاثر ہو کر احمدیت میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ وہاں تو ساتھ رہنے کے لئے زور لگاتے ہیں۔ حتےٰ کہ ساری دنیا چھوڑ کر جلسوں کے لئے بھی احرار قادیان ہی پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جس عالم میں احمدی ان کو اپنے عقیدہ سے پھرا نہیں سکتے۔ وہاں ان کی صحبت سے ڈرتے ہیں۔ اگر ہمارے ساتھ رہنے کو یہ لوگ اپنے لئے اتنا ہی بُرا سمجھتے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ لاہور میں احرار ایک جلسہ کر کے ہمارا شکریہ ادا کرتے۔ کہ یہ لوگ ہمارے بھائیوں کو گندی جگہ سے باہر لاتے اور ان کی روحانی زندگی کو خطرہ سے بچاتے

ہیں۔ نہ کہ خواہ مخواہ ہم پر یہ الزام لگا کر شور مچاتے۔ کہ احمدی ہمیں قادیان سے نکالنا چاہتے ہیں؟

پھر یہ امر قابلِ غور ہے۔ کہ یہ پاکیزگی اور نجاست کا سوال اب کیوں پیدا ہوا۔ احمدی تو برابر پچاس سال سے اس قبرستان میں دفن ہوتے آئے ہیں۔ اور ان کے مُردے بھی وہیں دفن ہوتے رہے ہیں۔ پھر

پچاس سال کے بعد

اب کونسی نئی پاکیزگی ان کے اندر پیدا ہوگئی ہے۔ کیا وہ پاکیزگی احرار کا وجود ہی تو نہیں عجیب بات ہے۔ کہ احرار کے یہاں آنے سے قبل یہ سوال پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے آنے کے بعد بھی نہیں ہوا۔ اور ایک لمبے عرصہ کے بعد اب پیدا ہوا ہے۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے موجب اور ہیں اس کی پشت پر بعض اور لوگ ہیں۔ جن کے لئے فتنہ کے اور سب دروازے بند ہوگئے۔ تو انہوں نے یہ جھگڑا شروع کر دیا۔ ورنہ پچاس سال تک یہ خیال کیوں نہیں پیدا ہوا۔ کیا ان کو ہمارے عقائد کا اس سے قبل علم نہ تھا۔ کیا ہمارے متعلق مولویوں کے فتووں سے وہ اس سے قبل آگاہ نہ تھے۔ پھر احرار بھی یہاں قریباً دو سال سے ہیں۔ اس عرصہ میں ان کو یہ خیال کیوں نہ آیا۔ کہ

عیدگاہ اور قبرستان کا سوال

اٹھائیں۔ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس فتنہ کے پس پردہ اور انگلیاں ہیں۔ جو حرکت کر رہی ہیں۔ یہ انسان نہیں بلکہ نَے بولتی ہے۔ جس کے پیچھے کسی اور کے ہونٹ ہیں۔ اس وجہ سے میں ان کو معذور سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے۔ بلکہ انہیں دوسرے لوگ بلوا رہے ہیں۔ مگر میں ان کو یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ ان کے اعلانات کی وجہ سے

اپنے حق کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں

ہو سکتی۔ اگر حکومت ہمیں جبراً روک دیگی تو اگرچہ ہم

قانون کی پابندی

کریں گے۔ اور اس کے حکم کو نہیں توڑیں گے لیکن قانونی طور پر اپنے حق کو حاصل کرنے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ اور ہر جائز ذریعہ ان لوگوں کو تباہ کرنے کا استعمال کریں گے۔ جو ہمارے جائز حقوق کے رستہ میں کھڑے ہونگے۔ اگرچہ ہم قانون کی پابندی کریں گے۔ مگر ایذا کو دُور کرنے کے لئے

شریعت اور قانون

نے ہمیں جن ذرائع کے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ انہیں ضرور استعمال کرینگے اور دُنیا دیکھ لے گی۔ کہ ہمارا حق حاصل ہو کر رہے گا۔ اور دشمن کو نامرادی۔ اور ذلت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ مگر میری طبیعت کا رحم اور اسلامی شفقت مجھے مجبور کرتی ہے۔ کہ میں ان کے سامنے

ایک آسان تجویز

پیش کروں:-

اس قبرستان میں تو ان کا اور ہمارا دونوں کا حق ہے۔ اور دونوں میں سے کسی کا حق بھی باطل نہیں ہو سکتا۔ احرار دعوے کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اٹھارہ گھماؤں زمین قادیان میں خریدی ہوئی ہے۔ اگرچہ وہ ہمیں تو نظر نہیں آتی۔ کہ کہاں ہے۔ اور نہ سرکاری کاغذات میں سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ خریدی ہوئی ہے۔ اب جن مقامی غیر احمدیوں کا خیال ہے۔ کہ وہ "پاک" ہیں۔ اور احمدی نجس ہیں۔ وہ اپنے اور اپنے خاندانوں کے تمام افراد کے نام الگ لکھ لیں۔ کیونکہ بعض ایسے غیر احمدی بھی ہیں۔ جو یہ سوال نہیں اٹھاتے وہ ہمارے ساتھ ہی دفن ہوتے رہے ہیں۔ ہوتے ہیں۔ اور آئندہ ہونے کے تیار ہیں۔ ایک قلیل تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو

احرار کا آلۂ کار

بنے ہوئے ہیں۔ اور انہی کی طرف سے یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ اپنے اور اپنے خاندانوں کے جُملہ افراد کے نام لکھ کر حکومت کے حوالہ کر دیں۔ اور لکھدیں کہ وہ قبرستان میں ہمارے ساتھ دفن نہیں ہو سکتے۔ احرار اپنی خرید کردہ زمین میں سے ایک گھماؤں زمین قبرستان کے لئے ان کو دے دیں۔ اس زمین کی قیمت میں ادا کر دُوں گا۔ کیا وہ ناپاکی کا سوال پیدا کرنے والے اتنا اخلاص بھی ان لوگوں سے نہیں رکھتے۔ کہ ان کے مُردوں کو ناپاک اور جہنمی بننے سے بچانے کے لئے قیمت لے کر

ایک گھماؤں زمین

دے دیں۔ احرار کی خریدی ہوئی۔ اور سکھوں سے لی ہوئی زمین سے زیادہ مقدس زمین بھلا اور کونسی ہو سکتی ہے ایسی پاک زمین میں جا کر ان کے پاک مُردے اور بھی پاک ہو جائیں گے۔ اور پھر اس کی قیمت بھی میرے جیسے دشمن کی جیب سے نکلے گی۔ اس سے زیادہ مفید صورت ان کے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتی وہ اسے مان لیں۔ خواہ مخواہ ہماری ضد میں آکر

اپنے مُردے پلید کرنے سے کیا فائدہ

اگر واقعی ایمان داری سے ان کا دعوٰے ہے۔ کہ وہ قبرستان ناپاک ہو گیا ہے۔ تو کون عقلمند وہاں اپنے مُردے پلید کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ محض اس لئے کہ اس زمین پر اپنا قبضہ درست ثابت کر سکے۔ ایسی ناپاک زمین میں مُردے کو دفن کرنے سے تو بہتر ہے۔ کہ اُسے جانور کھا جائیں۔ کیونکہ مُردے کے ناپاک ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جہنمی ہے۔ اور ہر عقلمند مُردے کو جہنمی بنانے کی نسبت یہ زیادہ پسند کرے گا۔ کہ اسے جانور کھا جائیں۔

پس اگر ان کا دیانت داری سے یہ خیال ہے۔ کہ ان کے

مُردے ناپاک

ہو جاتے ہیں۔ تو انہیں میری اس تجویز پر عمل کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئیے ایک گھماؤں زمین احرار ان کے حوالہ کر دیں۔ اور اس کی قیمت میں ادا کر دُونگا میرے نزدیک یہاں ساٹھ ستر خاندان احراری ہوں گے۔ ممکن ہے کچھ زیادہ ہوں۔ وہ اس اقرار پر دستخط کر دیں۔ کہ آئندہ کے لئے وہ

اس قبرستان سے دست بردار

ہوتے ہیں۔ اور اس قبرستان میں بحصہ رسدی ان کے حصہ میں جتنی زمین آتی ہے۔ وہ اگر ایک گھماؤں سے زیادہ ہو گی۔ خواہ دس بیس گھماؤں ہو۔ تو اتنی۔ اور اگر ایک گھماؤں سے کم حصہ ان کا نکلتا ہوگا۔ تو کم سے کم ایک گھماؤں زمین میری طرف سے ان لوگوں کو

اغراض قبرستان کے لئے

دے دی جائے گی۔ اس حصہ کی تعیین کر لی جائے۔ اور اس کے مطابق زمین جو ایک گھماؤں سے کسی صورت میں کم نہ ہوگی۔ میں دینے کے لئے تیار ہوں جس کی صورت یہ ہوگی۔ کہ جس قدر زمین کا فیصلہ ہو اس قدر زمین اپنی گزشتہ خریدکردہ زمین میں سے ان لوگوں کو دے دیں۔ اور اس کی قیمت مجھ سے لے لیں اس زمین میں

قادیان کے احرار

اور ان کے ساتھی اپنا قبرستان بنا لیں۔ اور اس کے بعد پھر ان کو قادیان کے اس قبرستان میں۔ یا کسی دوسرے مشترک قبرستان میں جہاں احمدی دفن ہوتے رہے ہوں۔ دفن ہونے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ یہ میں

وعدہ

کرتا ہوں۔ کہ اگر ان کے حصہ میں ایک گھماؤں سے کم زمین آئے گی۔ تو

حسن سلوک کا نمونہ

پیش کرنے کے لئے میں ایک گھماؤں زمین کی قیمت احرار کو دیدونگا۔ تاکہ کم سے کم ایک گھماؤں کا قبرستان ہو۔ اور ان لوگوں کو لمبے عرصہ تک پھر قبرستان کی فکر نہ کرنی پڑے اور اگر ان کا حصہ زیادہ ہے۔ تو اتنی زمین کی جو ان کے حصہ میں آتی ہو۔ قیمت ادا کردونگا۔ لیکن اگر ان کے دوست اور ان کو اکسانے والے جن کے پاس مسلمانوں کے چندے سے ہی خریدی ہوئی زمین موجود ہے مجھ سے قیمت لیکر بھی ان کو زمین دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو وہ مجھے لکھدیں کہ

احرار قیمتاً بھی ہمیں زمین نہیں دیتے

پھر میں ان کو خود زمین دیدونگا۔ یہ بہترین تجویز میں نے ان کو مردے پاک کرنے کی بتائی ہے۔ اور اگر وہ اس پر عمل نہ کریں۔ تو دنیا سمجھ لے گی۔ کہ پاکی اور ناپاکی کا سوال محض ایک ڈھونگ ہے۔ جو دنیا کو دھوکا دینے کے لئے رچایا گیا ہے۔ ورنہ حقیقتاً ہمارے ساتھ دفن ہونے کو وہ اپنے لئے پاکیزگی کا موجب سمجھتے ہیں۔ جبھی تو دُور جانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ شاید

احمدیوں کے طفیل

ہمارے مردے بھی امن پا جائیں۔ ورنہ ایسی سہل تجویز پر ضرور عمل کرتے۔ میں پھر خلاصۃً اپنی تجویز دُہرا دیتا ہوں میری تجویز یہ ہے۔ کہ ایسے احراری خاندان

احرار کی خرید کردہ زمین

میں سے جتنی زمین ان کے حصہ میں اس قبرستان سے آتی ہے۔ لے لیں۔ اور قیمت میں دونگا۔ ہاں جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ اگر ان کے حصہ میں دو یا چار کنال ہی آتی ہوگی۔ تو میں ایک گھماؤں ضرور لے دُونگا۔ اور اگر ایک گھماؤں سے زیادہ ہوگی۔ تو اتنی ہی لے کر دُونگا۔ جتنی ان کے حصہ میں آتی ہوگی۔ لیکن ایسے لوگوں کو اپنے اور اپنے خاندانوں کی ایک فہرست

گورنمنٹ میں دینی ہوگی۔ کہ آئندہ ہمارا دوسرے قبرستانوں سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ باقی جو غیر احمدی رہ جائیں گے۔ ان کو پھر کبھی ایسا سوال اٹھانے کا حق نہیں ہوگا۔ کہ احمدی یہاں دفن نہیں ہوسکتے۔ اور جو اس فہرست میں شامل ہوں گے۔ انہیں یہ حق نہ ہوگا۔ کہ اپنے مردے اس قبرستان یا کسی دوسرے قبرستان میں جہاں احمدی اپنے مردے دفن کرتے ہیں لے جائیں۔ یہ

دو تجویزیں

میں قادیان کے غیر احمدی باشندوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور اپنی ذات کی طرف سے کرتا ہوں۔ یعنی اس کا بوجھ جماعت احمدیہ پر نہیں۔ بلکہ میری ذات پر ہوگا۔ اب قادیان کے احرار کو چاہیئے۔ کہ وہ مرکز احرار کو لکھیں۔ کہ ہمیں پہلے علم نہ تھا اب آپ نے بتایا ہے۔ کہ ہمارے مُردے احراری مردوں کے ساتھ دفن ہونے سے ناپاک ہوجاتے ہیں۔ آپ نے یہاں اٹھارہ گھماؤں زمین خریدی ہوئی ہے۔ قادیان کے مرزا صاحب روپیہ دیتے ہیں۔ جو آپ لیکر ایک گھماؤں زمین ہمارے قبرستان کے لئے الگ کردیں۔ اگر مرکز احرار اس پہ تیار ہو۔ تو وہ سرکاری طور پر زمین رجسٹری کرا کر روپیہ مجھ سے لے لیں۔ اگر ایک گھماؤں سے زیادہ حق ثابت ہو۔ تو اتنی زمین کی قیمت مجھ سے لے لیں۔ یہ قبرستان ان کے لئے بہت زیادہ

پاکیزگی کا موجب

ہوگا۔ کیونکہ احرار کے روپیہ اور مقدس لوگوں سے خریدی ہوئی زمین میں ہوگا۔ اور اگر ان لوگوں کو یہ معلوم ہو۔ کہ احراری منہ سے ان کو پاکی اور ناپاکی تو بتاتے ہیں مگر اس کے حاصل کرنے میں ان کی کوئی مدد نہیں کرتے۔ اور انہیں پتہ لگ جائے کہ وہ چندوں کا روپیہ اپنی جیبوں میں ڈالنا اور اپنے کام میں لانا چاہتے ہیں مسلمانوں کو فائدہ نہیں پہونچانا چاہتے۔ تو وہ مجھے لکھدیں۔ کہ

احرار ہماری مدد کیلئے تیار نہیں

ہیں۔ اور قیمتاً بھی ہمیں جگہ نہیں دیتے۔ اس کے بعد میں ایک گھماؤں یا اس سے زیادہ جتنی ان کے حصہ میں آتی ہو۔ اپنی زمین میں سے یا خرید کر پہلے قبرستان سے الگ مگر اسی طرف ان کو دیدونگا۔ پھر وہ خاندان اسی قبرستان میں دفن ہوسکیں گے۔ کسی اور قبرستان میں دفن کرنے کا ان کو حق نہ ہوگا۔ ہاں

ایک شرط ضروری ہے۔

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ احرار نے قیمت زمینداروں کو دی کم ہے۔ مگر لکھوائی زیادہ ہے۔ اس لئے انہیں حلفیہ بیان دینا ہوگا۔ کہ ہم نے اتنی ہی قیمت دی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی قسم کھانے کے بعد وہ جتنی قیمت بتائیں گے میں دیدونگا۔ اگر تھوڑی دی ہوگی۔ تو اتنی ہی مجھ سے لے لیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ دُنیا کا کوئی انسان

اس سے زیادہ حسن سلوک

کسی سے کرسکتا ہے۔ حکومت مائی باپ کہلاتی ہے۔ مگر وہ بھی ایسا سلوک نہیں کرتی۔ بلکہ

ہمیں آنکھیں دکھاتی ہے۔

اور کہتی ہے۔ کہ تمہارے پاس کئی قبرستان ہیں۔ تم اس قبرستان میں اپنا حق چھوڑ دو اور یہ قبرستان ان غریبوں کے لئے رہنے دو۔ کوئی پوچھے کہ صاحب حیثیت وہ ہے یا میں ہوں۔ وہ سارے ہندوستان کی مالک ہے۔ افریقہ اور دوسرے براعظموں میں بھی اس کی ملکیت ہے۔ ایک چھوٹے سے بنجر علاقہ سے نکل کر وہ ساری دنیا پر پھیل گئی ہے۔ اگر ان لوگوں کا درد اسے اس قدر ستا رہا ہے۔ تو کیوں اپنے پاس سے ان کو زمین نہیں دیدیتی۔ پھر احراری آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ اور ان کے بھائی ہیں۔ وہ کیوں مدد نہیں کرتے۔ لیکن میں تو پھر بھی تیار ہوں۔ اگر ان کے مائی باپ یعنی

حکومت پنجاب کے وُہ افسر

جو احرار کی ہمدردی میں گھلے جارہے ہیں۔ اور ہمارا اپنے حقوق لینا انہیں ایک آنکھ

نہیں بھاتا۔ ان کی مدد نہ کریں۔ ان کے بھائی یعنے احرار ان کی طرف توجہ نہ کریں۔ تو وُہ میرے پاس آئیں۔ میں پھر بھی ان کی مدد کردونگا۔ میں دولتمند نہیں ہوں۔ بے شک قادیان کے مالکوں میں سے ہوں۔ اور اس کے علاوہ بھی تین گاؤں کا ہمارا خاندان مالک ہے۔ مگر آمد کے لحاظ سے ہم دولتمند نہیں ہیں۔ تاہم جب مائی باپ مدد سے ہاتھ اٹھالیں۔ اور جب برادر پیٹھ دکھا جائیں۔ اس وقت میں جو ان کے خیال میں ان کا دشمن ہُوں۔ ان کی مدد کردونگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس سے زیادہ حسن سلوک اور کیا ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ پھر بھی شرم و حیا سے کام نہ لیں۔ تو میں سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہوں کہ

اللہ تعالےٰ ہی ان کا علاج کرے

انسان کے پاس ان کا کوئی علاج نہیں یہ دو تجویزیں پیش کرکے میں انتظار کرونگا۔ کہ وہ کس تجویز پر عمل کرتے ہیں لیکن میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں

ہنسی اور تمسخر

کی کوئی تجویز سننے کے لئے تیار نہیں ہوں مثلاً کوئی ایک شخص مجھے لکھدے۔ کہ میرے لئے علیحدہ قبرستان کا انتظام کرادو۔ تو میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یہ اسی صُورت میں میں مانوں گا۔ کہ

سب کے سب احراری باشندے

یہ لکھدیں۔ اور پھر ان میں سے آئندہ کسی نئے یا پُرانے شخص کو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ اس جتھہ میں شامل ہو۔ یا کوئی اعتراض دوسرے قبرستانوں کے متعلق کرے۔ اور کوئی احراری اس جتھے سے باہر نہ رہ سکے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوجائے گا۔ کہ احراری قادیان کے کتنے لوگوں کے نمائندہ ہیں۔ یا کیا وہ واقع میں ہمارے ساتھ ایک قبرستان

میں دفن ہونے کو اپنے لئے موجبِ ناپاکی خیال کرتے ہیں۔ اگر کوئی غیر احمدی ان کے ساتھ شامل نہ ہونا چاہے۔ تو بے شک نہ ہو۔ مگر یہ حق کسی کو نہیں ہوگا۔ کہ بعد میں پھر بدل جائے۔ جواب علیحدہ ہو جائیں گے۔ وہ علیحدہ رہیں گے۔ اور جو ہمارے ساتھ ہونگے۔ وہ ہمارے ساتھ شامل رہیں گے۔ اور

باقاعدہ قانونی تدابیر

کے بعد میری ان تجاویز پر عمل ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو تجویز وہ بہتر سمجھیں مان لیں۔ احرار سے زمین لے لیں جس کی قیمت میں دے دُونگا۔ یا مجھے لکھ دیں۔ کہ وہ نہیں دیتے۔ تو میں خود خرید کر یا اپنی پرانی زمینوں میں سے ان کو دے دُوں گا :-

اس کے بعد میں خطبہ کو اس بات پر ختم کرتا ہوں۔ کہ میں نے

انتہائی صُورت ان کو خوش کرنے کی

پیش کر دی ہے۔ اور اپنی طرف سے انتہائی تذلل کا اظہار کر دیا ہے۔ ان کے باوجود اگر وہ نہ سمجھیں۔ تو یاد رکھیں کہ میرا یہ

تذلل اور صلح پسندی

اس لئے نہیں۔ کہ میں کسی سے ڈرتا ہوں۔ میں نہ ان سے ڈرتا ہوں۔ نہ ان کے مددگار حکام سے۔ میں صرف خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہوں۔ اور اسی کی خوشنودی۔ اور اسلام کی طرف سے نیک نمونہ پیش کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کر رہا ہوں۔ اب اس کے باوجود

جو شخص صلح کے لئے تیار نہیں

وہ یاد رکھے۔ کہ ہم لڑائی کے لئے بھی تیار ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ہم ان کی طرح جھوٹ اور قانون شکنی سے کام نہ لیں گے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دشمن ہمیں ہر میدان میں کامیاب پائیں گے۔ انشاء اللہ

سپین میں تبلیغ اسلام کی ضرورت

سپین کا خوشنما اور دلفریب خطّہ روز سے یہ ملک مدت تک مختلف اقوام کے حملوں کا آماجگاہ بنا رہا۔ اس کی خوبصورتی اور خوشنمائی کئی بہادروں کو اس کے فتح کرنے کے لئے کھینچ لائی اس میں کئی تغیر و تبدل ہوئے۔ کبھی کارتھیج اس پر حکمران ہوا۔ اور کبھی رومن کا جھنڈا اس پر لہراتا ہوا نظر آیا۔ مگر اس ملک کی اصلاح چونکہ ان اقوام کے ہاتھوں مقدر نہ تھی۔ اس لئے مشیت الٰہی کے ماتحت ان کو مٹا دیا گیا۔ اور طارق جیسے بہادر مسلمان سپہ سالار کو اللہ تعالےٰ نے اس ملک کی حکمرانی کے لئے بھیجدیا۔ جس نے تمام اقسام شرک کو مٹا کر خالص اسلامی تعلیم قائم کی ؛

پس اس ملک کو اگر تہذیب سکھائی۔ تو اسلام کے ان بہادروں نے۔ جو عین ضرورت کے وقت آئے۔ مگر چونکہ یہ الٰہی قانون ہے۔ کہ ہر کمالے را زوالے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس ملک میں جب ہر قسم کی سہولتیں اور نعمتیں میسر ہوئیں۔ اور وہ دینی اور دُنیوی امُور میں سست ہو گئے تو اُن کی قسمت نے پلٹا کھایا۔ اور ان کی جگہ دوسری قوم کو حکمران بنا دیا گیا۔ مگر یہ بات اب تک اس ملک کے لوگوں کے دلوں سے نہیں ہٹ سکی۔ کہ اصل تہذیب اسلام نے ہی اس ملک کو سکھائی۔ چنانچہ اب پھر وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ لوگ اپنی روحانی حالت کو خیرباد کہہ بیٹھے ہیں۔ اور دُنیاوی الجھنوں میں پڑ کر یادِ خدا سے غافل ہو چکے ہیں۔ اور عیسائیت کی ملمع سازیوں کے فریب میں آکر اس الٰہی دین کو بھول چکے ہیں۔ اور عیسائیت کی ملمع سازیوں کے فریب میں آکر اس الٰہی دین کو بھول چکے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کا سچا اور کامل دین ہے۔ چنانچہ میڈرڈ کا ایک مشہور اخبار اے۔ بی۔ سی اپنی ۱۴ مئی کی اشاعت میں رقمطراز ہے :-

"سپین میں اس وقت ۲۴۰۰۰۰۰ انسان آباد ہیں۔ جن میں سے ۱۲۰۰۰۰۰ لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ باقی ۳۰۰۰۰۰ بچے ہیں۔ جو ابھی قابلِ تعلیم نہیں۔ اور ۸۰۰۰۰۰ لوگ ایسے ہیں۔ جو ایک نقطہ بھی نہیں سمجھتے۔ ان میں سے بعض بہرے۔ گونگے۔ اور لکنت والے ہیں۔ ان لوگوں میں اکثر ایسے ہیں۔ جو اخبارات نہیں پڑھتے۔ اور اس وجہ سے بہت سی خبروں کو نہیں سمجھتے۔ روزانہ اخبارات جو اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک اخبار کو دو آدمی مطالعہ کرتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ۶۰۰۰۰۰ آدمی اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ باقی ۱۷۰۰۰۰۰ اخبارات نہیں پڑھتے۔ ان میں سے بعض علم نہیں رکھتے۔ بعض کمزور ہیں۔ اور باقی پڑھنا نہیں چاہتے۔ یہ اتنے بڑے ملک کے لئے قابلِ افسوس ہے انسانی پیدائش کی غرض اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ خدا کی محبت اور اگر خدا ہم میں موجود ہے۔ کہتے ہیں۔ جو ہسپانیہ

ہیں عبادت کرتے ہیں [illegible] نے اعلان کیا ہے۔ کیتھولکس میں سے بہت ہی کم ہیں۔ جو عبادت کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں۔ جو عبادت کرتے ہیں۔ مگر کم۔ اس ملک میں جو عیسائیت کو پسند نہیں کرتا۔ وہ کسی مذہب کو بھی پسند نہیں کرتا۔ اس حالت پر کیا سمجھتے ہو۔ کہ لوگ اسلام قبول کر لیں۔ یا بدھ ہو جائیں۔ یا اور کوئی مذہب قبول کریں۔ بہت سے لوگ موسیقی اور آرٹس تھیٹروں اور تصاویر۔ اور عجائب گھروں کی طرف دوڑتے ہیں مگر کتنے ہیں۔ جو سرمن پڑھتے اور عبادت کرتے ہیں وغیرہ"

الغرض اس طرح سپین کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے سپین میں موجودہ مذہب عیسائیت کا کوئی اثر نہیں اور بے چین اور بے تاب روحوں کی پکار ہے کہ اسلام اس ملک میں پھر پھیلایا جائے۔ ایک طرف بدکاریوں اور بدعملیوں کا زور ہے۔ اور دوسری طرف سعید روحوں کی پکار ہے۔ اور وہ اسلام کے چشمہ کے پھوٹنے کا بڑی بے تابی سے انتظار کر رہی ہیں۔ اسلام کی عظمت کا ان لوگوں کے دلوں پر اثر ہے۔ مگر عرصہ سے عیسائیت نے ان کے جوشوں کو دبا رکھا ہے۔ کاش احمدی مجاہدین کثرت سے یہاں آئیں۔ اور لوگوں کو اسلام کے نور سے منور کریں ؛

محمد شریف ملک۔ مجاہد سپین

انجیل میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں

خداتعالے جب دنیا میں کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے۔ تو اس کے ذریعے اس کے بعد آنے والے مامور کے متعلق پیشگوئیاں کرا دیتا ہے۔ وہ ایسی علامات لوگوں کو بتا دیتا ہے۔ تاکہ جب وہ آئے تو دنیا کو اس کے پہچاننے میں آسانی ہو۔

اس قانون کے ماتحت اللہ تعالے نے حضرت عیسے علیہ السلام کے ذریعہ سے آپ کے بعد آنے والے عظیم الشان نبی کے متعلق بکثرت ایسے نشانات وعلامات دنیا کو بتائیں۔ جن سے حضرت عیسے علیہ السلام کو صادق اور راستباز ماننے والوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے میں کچھ بھی دقت نہ تھی۔ اور ان علامات کے ذریعہ بہتوں کو آپ کے قبول کرنے کی سعادت حاصل بھی ہوئی۔ مگر بہت سے محروم بھی رہے۔

اس وقت انجیل میں سے بعض ایسے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں حضرت عیسے علیہ السلام نے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی ہے۔ اور جن کی طرف اب تک بہت کم لوگوں نے توجہ کی ہے۔ تاکہ اگر کوئی اب بھی فائدہ اٹھانا چاہے۔ تو اٹھا لے۔

(۱)

یوحنا کے مکاشفات باب ۱۴ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے کشوف کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ "پھر میں نے نگاہ کی۔ اور دیکھو۔ کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں پر اس کے باپ کا نام لکھا تھا...... اور وہ تخت کے سامنے اور ان چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے۔ اور کوئی ان کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے۔ اس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے۔ کہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں۔ جو برے کے پیچھے جاتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتے ہیں۔ یہ خدا اور برے کے لئے پہلے پھل کے آدمیوں سے مول لئے گئے ہیں۔ اور ان کے منہ میں مکر نہ پایا گیا۔ کیونکہ وہ خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں"

اس حوالہ کی تشریح کرنے سے قبل یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ انبیاء کا کلام مجاز اور استعاروں سے پُر ہوتا ہے۔ اس پیشگوئی میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام نے استعارات سے کام لیا ہے۔ شروع میں فرمایا ہے "دیکھو کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار جن کے ماتھوں پر اس کے باپ کا نام لکھا تھا"

ان الفاظ میں صیہون پہاڑ کا ذکر تشبیہ کے طور پر کیا ہے۔ اور بائبل کے قاعدے کے مطابق ایک لاکھ چوالیس ہزار کا محاورہ کثرت کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایک ایسا پاکباز انسان میں نے دیکھا۔ جو صیہون جیسے پہاڑ پر کثیر التعداد انسانوں کی جمعیت میں کھڑا ہے۔ وہ خود اور اس کے ساتھی خداتعالے کے ایسے پیارے اور مقرب ہیں۔ کہ ان کے ماتھے پر خدائی نور چمک رہا تھا۔ گویا باپ یعنی خدا کا نام ان کے چہروں پر لکھا تھا۔

یہ نشانات سوائے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہیں آتے۔ اس پیشگوئی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ عرفات پر چڑھنے اور حج کے موقعہ پر طواف کرنے کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

پھر آپ کے صحابہ کرام کا اخلاص اور مومنانہ شان جس کے متعلق خداتعالے نے فرمایا۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کہ ان کے بشرے سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا کی پاکیزہ جماعت کے افراد ہیں۔ اور خدائی نور انکے چہروں سے ہویدا ہے۔ اس کا نظارہ اس پیشگوئی میں دکھایا گیا۔ آگے لکھا ہے۔ کہ "اور وہ تخت کے سامنے اور ان چاروں جانداروں اور بزرگوں کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے"

یہ بھی حج الوداع کے موقعہ کا نظارہ ہے خداتعالے کا تخت کیا تھا؟ وہی خداتعالے کا گھر جس کی طرف اس نے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اور جس کو قبلہ مقرر کیا۔ اور چار بزرگ اشخاص سے کون مراد تھے۔ ایک تو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تین وہ بزرگ انسان جو آپ کے بعد خلافت کے منصب پر متمکن ہوئے یعنے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چونکہ کسی وجہ سے اس حج میں شریک نہ ہوئے۔ اس لئے ان کا ذکر پیشگوئی میں نہیں کیا گیا۔ اور وہ گیت خداتعالے کا وہ پاک کلام تھا۔ جو تمام دنیا کے لئے نیا اور عجیب تھا۔ یا وہ الفاظ تھے۔ جو حج کے موقعہ پر بطور تلبیہ کہے جاتے ہیں۔ یعنی لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک

یہ گیت یقیناً اہل عرب کے لئے نیا تھا۔ جس کو انہوں نے کبھی نہ سنا تھا۔

پھر بیان کیا گیا ہے۔ کوئی اس گیت کو سوائے ان چوالیس ہزار اور ایک لاکھ آدمیوں کے نہ سیکھ سکا۔ جو زمین سے خریدے گئے تھے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہی لوگ اس گیت کو سیکھ سکیں گے۔ جو اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے بالکل اسی کے ہو جائیں۔ اور تمام گندگیوں سے مطہر ومبرہ رہیں۔

قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر آتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لایمسہ الا المطھرون کہ اس کو سوائے پاکبازوں کے اور کوئی نہیں چھو سکتا۔ یعنی اس کا علم اور اس کے حقائق ومعارف سوائے عارف اور مومن اور مطہر انسانوں کے اور کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ پس اس پیشگوئی میں خریدے ہوئے آدمیوں سے وہ صحابہ کرام مراد ہیں۔ جنہوں نے اپنی جانیں اپنے اموال اپنی اولاد غرضکہ سب کچھ خداتعالے کی راہ میں قربان کر دیا۔

پھر ان خریدے ہوئے لوگوں کے نشانات بتائے گئے۔ فرمایا "یہ وہ لوگ ہونگے جو عورتوں کے ساتھ گندگی میں نہ پڑے۔ کہ کنوارے ہیں" "یہ وہ لوگ ہیں جو برے کے پیچھے جاتے ہیں" "انکے منہ میں مکر نہ پایا گیا۔ کیونکہ وہ خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں"

یہ سب علامات ایسی ہیں۔ جو صحابہ کرام پر صادق آتی ہیں۔ یہی لوگ تھے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے پر ان افعال قبیحہ سے منزہ ہو گئے۔ جن میں اس وقت اہل عرب مبتلا تھے۔ پھر یہی لوگ تھے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اشارے پر اپنی جانیں نثار کر دیتے رہے۔ انہی کے متعلق اللہ تعالے فرماتا ہے۔ الذین یتبعون النبی الامی کہ یہ لوگ امی نبی کے پیچھے چلتے ہیں۔

پھر وہ خداتعالے کے حضور مکر و فریب سے بالکل پاک اور بے عیب نکلے سورۃ فتح میں اللہ تعالے ان کی بے عیبی کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجرا عظیما کہ اللہ تعالے نے مومنوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس یوحنا کی اس پیشگوئی کی علامات صاف اور واضح طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں۔

(۲)

اسی باب میں آگے آتا ہے "میں نے ایک اور فرشتے کو انجیل ابدی لئے ہوئے دیکھا۔ کہ آسمان کے بیچوں بیچ اڑ رہا تھا۔ تاکہ زمین کے رہنے والوں اور سب قوموں اور فرقوں اور اہل زبان اور لوگوں کو خوشخبری سنائے۔ اور اس نے بڑی آواز سے کہا۔ خدا سے ڈرو۔ کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آئی اور اس کی پرستش کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے"

یہ تو واضح بات ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی انجیل ابدی نہیں۔ اسی لئے انہوں نے خود کہا۔ کہ ابھی کچھ اور باتیں ہیں۔ جن کی تمہیں برداشت نہیں۔ گویا بالفاظ دیگر حضرت مسیح نے اس بات کا اقرار فرمایا ہے۔ کہ یہ انجیل مکمل نہیں۔ پس وہ انجیل جو حضرت مسیح کی طرف منسوب کیجاتی ہے۔ وہ تو ابدی نہیں ہو سکتی۔ انجیل ابدی سے مراد وہی روح حق ہے جو انکے بعد دنیا کو دیجانی تھی۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ "وہ ہمیشہ کے لئے ہوگی" اور وہ قرآن کریم ہے جس کا درجہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہے یعنی کمال کو پہونچ گئی۔ اور ذکرا للعالمین ہے۔ اور جس کی تعلیم ہر خاص وعام ہر فرقہ ہر قوم اور ہر ملک کیلئے ابد الآباد تک ہے۔

پھر اس کتاب کے لانیوالے نے ہی تمام دنیا کے انسانوں کو پکار کر کہا۔ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ کہ اے ساری دنیا کے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اور ہادی ہو کر آیا ہوں اور میں تم کو یہ تعلیم دیتا ہوں۔ کہ ایک خدا کی پرستش کرو۔

تحریک جدید کے مالی مطالبات کے متعلق یاد دہانی

۲۸ر جون کو جلسہ تحریک جدید میں جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

برادران! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودہ مطالبات میں سے میرے ذمے مالی مطالبات کی طرف توجہ دلانے کی ڈیوٹی عائد کی گئی ہے مجھے اس کے متعلق یہ عرض کرنا ہے کہ یہ تو بے شک صحیح ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہوتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ کو اپنے مال کو اور اپنی اولاد کو غرضیکہ اپنی ہر ایک اس چیز کو جو اس کی ملکیت میں ہوتی ہے حضور کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اس سے دوبارہ کسی چیز کا مطالبہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی تاہم انسان مرکب من الخطاء والنسیان ہے۔ اور جلدی بھول جاتا ہے اس لئے اسے جگانے اور یاد دہانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پس اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آج آپ لوگوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ مالی مطالبات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

اقوام عالم میں سے وہ قوم جو یہ چاہے کہ ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرے اور دنیا کی تمام اقوام پر غلبہ حاصل کرلے۔ اس کے لئے سب سے پہلی بات جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے ماحول کے مقابلہ کی استطاعت اپنے اندر پیدا کرے۔ وہ قوم جو اپنے ماحول کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسے ہم زندہ قوم کے نام سے موسوم نہیں کر سکتے۔ بلکہ مردہ اقوام میں شمار کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارا ماحول ہمارے سخت خلاف ہے دشمن اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ ہمیں مٹانے کی کوشش میں ہے۔ پھر صرف ہمارا ماحول ہی درپئے آزار نہیں۔ بلکہ دنیا کی تمام اقوام ہمیں نیست ونابود کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پس ایسے حالات میں ہم کسی صورت میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

جب تک ہم اپنی تمام کوششوں تمام قوتوں اور سب کے سب ان ذرائع سے کام لے کر جو ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتائے متفقہ طور پر اپنے تمام ماحول اور گرد وپیش کا مقابلہ نہ کریں۔ تمام دنیا سے ہماری جنگ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میدان جنگ میں جب کہ لڑائی ہو رہی ہو کوئی سپاہی غفلت نہیں کرتا بلکہ ہوشیار اور بیدار رہتا ہے۔ پس اس لحاظ سے کہ ہم خدا کے سپاہی ہیں اور ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے ہمارے لئے بھی نہایت ضروری ہے کہ ہم سپاہیانہ زندگی بسر کریں۔ اور اس وقت تک اپنے لئے چین اور آرام کی گھڑی حرام سمجھیں۔ جب تک ہم اس کام کو جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے انجام تک نہ پہنچا لیں۔ فوجی قوانین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر فوج کا کوئی ممبر لڑائی کے موقع پر جب کہ وہ پہرہ پر مقرر ہو۔ ذرا بھی غفلت اور سستی سے کام لے تو اس کو فوراً گولی سے اڑا دیا جاتا ہے کیونکہ اس ایک آدمی کی سستی سے تمام جانوں کی موت کا خطرہ ہوتا ہے آج ہمیں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کا پہرے دار مقرر کیا ہے۔ اگر ہم نے بھی غفلت سے کام لیا اور اس جنگ میں پوری طرح کام نہ کیا۔ تو خدا تعالیٰ ہماری بجائے اپنے قانون کے ماتحت ایک اور ایسی قوم کو جو غفلت نہ کرے لا کھڑا کرے گا اور اس سے کام لے گا۔

پس جماعت کے لوگوں کو بیداری اور چستی سے کام کرنا چاہیئے۔ ہمارے وہ جنگی اسلحہ جو ہم دشمن کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں۔ اور ان قربانیوں میں سے جو ہم سے خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ ایک حصہ مالی قربانی کا بھی ہے۔ اس وقت وہ جسمانی جنگ اور جسمانی جہاد نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رائج تھا۔ اس وقت ہمیں مالی جہاد کی ضرورت ہے

کیونکہ دشمن ہم سے زیادہ مالدار ہے اور اسی طاقت کے ذریعے وہ ہماری تباہی کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے کے لئے صحابہ کرام کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ ان کا مظہر بنانا چاہتا ہے۔ اور یہی وہ بابرکت راہ ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پس یہ مالی قربانی جس کا آپ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے اس میں ہر ایک کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کے مال کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہے۔ بلکہ اگر غور کیا جائے۔ تو تمہارا خدا تعالیٰ کی راہ میں مال قربان کرنا اسی طرح ہے۔ جس طرح ایک کسان بظاہر عامۃ الناس کی نظر دل میں بلا سوچے سمجھے کھیت میں اناج پھینک دیتا ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں اس سے کئی گنا زیادہ اناج حاصل کر لیتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں مال قربان کرنا دراصل مال دینا نہیں۔ بلکہ اس سے کئی گنے زیادہ لینے کا سامان کرنا ہے۔ جو لوگ اپنا مال دنیا میں جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور آخرت کے لئے کچھ بھی زاد تیار نہیں کرتے۔ وہ بالآخر نہایت حسرت کے ساتھ اس دنیا سے گذر جاتے ہیں۔ اور ان کا جمع شدہ مال دنیا میں ہی رہ جاتا ہے۔ ان کے کسی کام نہیں آتا۔ لیکن اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کی راہ میں مال قربان کرنے والا اس دنیا سے نہایت خوش وخرم جاتا ہے۔ اس کے دل میں ایک خوشی کی لہر ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے بہلے بدلہ دے گا۔ پس مال سے محبت مت کرو۔ بلکہ خدا اور اس کے دین سے محبت کرو کہ جمع شدہ مال ساتھ نہیں جاتا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ ہے کہ اپنی آمدنی کا ۱/۵ یا کم سے کم ۱/۱۰ حصہ علیحدہ کر کے اس تحریک جدید کے مالی مطالبے کے لئے وقف کر دو۔ تاکہ تمہارا بھی فائدہ ہو۔ اور سلسلے کو بھی فائدہ پہنچے ۱/۵ حصہ میں سے تمام چندے ادا کر کے باقی جو کچھ بچے امانت فنڈ میں جمع کرا دو۔ یہ روپیہ تم کو جائداد کی صورت میں مل جائے گا یا نقد مل جائے گا۔ اور یہ بھی فائدہ ہوگا کہ آپ کا یہ روپیہ مرکز میں محفوظ رہے گا۔ دوسری جگہوں میں بھی محفوظ ہو سکتا ہے۔ مگر وہ جگہیں مثلاً بنک وغیرہ قابل اطمینان نہیں ہیں۔ اور یہاں پر جمع کرانے سے ثواب بھی ہوگا۔ اور روپیہ بھی جمع ہوتا رہے گا۔

پھر ایک اور مد ہے جس کے لئے حضور نے چندے کا مطالبہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب دینا اور بیرون ہند میں تحریک جدید کی سکیم کے ماتحت مبلغین کو بھیجنا غرض یہ سکیم خاص ہے۔ یہ وہ مختلف مدات ہیں۔ جن کے لئے آپ لوگوں سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ان کے لئے وعدے تو بہت لوگوں نے کئے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ رقم لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن ایسے احباب کم ہیں۔ جنہوں نے ان وعدوں کو پورا کیا ہے۔ اگر ایک لاکھ کی نقد رقم ہمارے پاس ہو تو آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کارکنوں کو کتنی سہولتیں ہو سکتی ہیں۔ اور وہ کس قدر دلیری سے کام کر سکتے ہیں وعدہ کرنا تو آسان ہوتا ہے۔ مگر پورا کرنا مشکل کام ہے۔ لہٰذا میری درخواست یہی ہے۔ کہ وعدہ کرنے سے احتراز کرتے ہوئے نقد چندہ دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بالآخر میں احباب سے یہی کہوں گا کہ آنے والی جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور پوری توجہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور غفلتوں کوتاہیوں اور سستیوں کو دور کر دیں۔ اور اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں۔ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور خدا تعالیٰ کے ابدی اور غیر منقطع انعامات کے وارث بنیں۔

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات

حبشہ میں مروجہ سکہ میں تبدیلی

جدہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) حبشہ میں مروجہ چاندی کے سکہ "تھیلر" (تھیلر تین شلنگ کے قریب ہوتا ہے) کی جگہ پیپر نوٹوں کو رائج کرنے کے متعلق اطالوی پالیسی پر ممالک مشرق قریب میں خطرہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس اقدام سے جہاں حبشہ کا ملک اقتصادی طور پر اٹلی کی دستبرد کا شکار ہو جائے گا۔ وہاں بحیرہ احمر پر واقع ان ممالک کو جن میں ساحلی تجارت اور دوسری ضروریات کے لئے "تھیلر" کو بطور حجت قبول کیا جاتا ہے۔ نقصان پہنچیگا۔ اسی طرح یمن۔ عدن۔ حضرموت اور سعودی عرب کو بھی جہاں یہ سکہ رائج ہے۔ اٹلی کی اس پالیسی سے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔

فرانس اور ترکیہ کا معاہدہ

پیرس (بذریعہ ہوائی ڈاک) فرانس اور حکومت ترکیہ کے درمیان حال میں جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ترکی اشیاء کی خرید اور فرانس میں ان کی فروخت کے لئے پیرس میں ایک کمپنی بنام فرینکو ٹرک کمرشل سوسائٹی ۵۰۰،۰۰۰ فرانک کے سرمایہ سے قائم کی گئی ہے۔

دردانیال کے متعلق ترکیہ اور برطانیہ کے درمیان مذاکرات

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ترکی دفتر امور خارجہ کے نائب سکرٹری جو ان دنوں لنڈن میں ہیں۔ آبنائے کے مسئلہ کے متعلق مسٹر انتھونی ایڈن اور سر رابرٹ وینسی ٹارٹ سے نہایت اہم امور پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔ ان کی یہ غیر رسمی گفتگو زیادہ تر پانچ امور پر مشتمل رہی ہے۔ (۱) خطہ آبنائے میں فوجیں رکھنے کے متعلق ترکیہ کا مطالبہ (۲) برطانیہ کے ساتھ کسی مستقل سمجھوتہ کا امکان (۳) ترکی اور دوسری بلقان ریاستیں (۴) سوا شیق لیگ کی دفعہ تعزیرات کے ماتحت باہمی امداد کے متعلق مشروط معاہدہ (۵) نو ترمیم لیگ کے ماتحت اجتماعی تحفظ کا مستقبل۔ باہمی تبادلہ خیالات سے ان تمام امور میں بہت حد تک تصفیہ کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر ایڈن نے مصطفےٰ کمال پاشا کی عاجلانہ توجہ کا جو انہوں نے برطانیہ کی دعوت اشتراک عمل کو قبول کرنے میں دکھائی۔ نہایت تعریفی کلمات میں ذکر کیا ہے۔

نیز معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں حکومت ترکیہ نے برطانوی ارباب حل و عقد کو مشرق قریب میں اٹلی کی تجاویز کے متعلق نہایت قابل قدر معلومات بہم پہونچائی ہیں۔

حکومت ایران اور موٹروں کی درآمد کا اجارہ

طہران (بذریعہ ہوائی ڈاک) ایران کے باخبر سیاسی حلقوں کی ایک اطلاع ہے۔ کہ حکومت ایران ملک میں کاروں و لاریوں کی درآمد کا اجارہ حاصل کرنے کے متعلق ایک سکیم پر غور و خوض کر رہی ہے۔ بنا بریں بہت جلد ایک سرمایہ کمپنی قائم کی جائیگی۔ جس میں مالی لحاظ سے گورنمنٹ بھی حصہ لے گی۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں کاروں اور دیگر اشیائے متعلقہ کی درآمد کی کل قیمت ۷۵۰،۰۰۰ پونڈ تھی۔ جس میں سے ۶۵۰،۰۰۰ پونڈ کی درآمد صرف صوبجات متحدہ امریکہ سے ہوئی۔ لیکن حال میں سیاسی تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے امریکہ سے موٹروں کی درآمد میں جو کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ کوئی اور یورپین ملک اس تجارت کا اجارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

عراق میں ریلوں کی ترقی

بغداد (بذریعہ ہوائی ڈاک) بغداد اور موصل کے درمیان ریلوے کے ذریعہ بلا واسطہ ذرائع رسل و رسائل کے قیام کے متعلق عوام کے مطالبہ کے نتیجہ میں ایک سکیم تیار کی جا رہی ہے۔ جس کی رو سے کرکوک اور موصل لائن کی توسیع کر دی جائیگی اور کرکوک اور اربیل کے درمیان ایک برانچ لائن بنا دی جائے گی۔ علاوہ ازیں یہ تجویز بھی ہو رہی ہے۔ کہ پرانی وضع کے ریلوے سٹیشنوں کی جگہ نئے اور جدید طرز کے سٹیشن تعمیر کئے جائیں۔ اور باجدال شمالی کے مقام پر دریائے دجلہ پر ایک فولادی ریلوے پل تعمیر کیا جائے۔ ایک اور سکیم جس پر عمل درآمد ہو چکا ہے یہ ہے۔ کہ زائرین کی سہولت کے لئے ایک لائن تعمیر کی جائے جو کربلا اور نجف کو مین لائن سے ملا دے

رومانیہ اور بلغاریہ کے لوگوں کی نو آبادیات ترکی میں

انقرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی کابینہ نے اس سال ترکی میں آباد ہونے کے لئے آنے والوں کی تعداد ۲۵ ہزار مقرر کی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ چھ ہزار اشخاص رومانیہ سے اور پانچ ہزار بلغاریہ سے نقل مکانی کر کے ترکی میں آباد ہوں گے۔ اور انہیں کشتیوں اور ٹرینوں کے ذریعہ ان کے منازل مقصود تک پہنچا دیا جائے گا۔ ان میں سے متعدد اشخاص تھریس میں آباد کئے جائیں گے۔ باقی لوگ دوسرے مقامات میں جا کر جہاں زمینیں اور مکانات پہلے ہی ان کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ آباد ہوں گے۔ ان کی خوراک وغیرہ کا انتظام اس اثناء میں بھی حکام کے ذمہ ہو گا۔

فلسطین کے عرب اور اٹلی

میلان (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار Corriere Della Sera لکھتا ہے۔ اس وقت فلسطین کے عربوں کی ہمدردی برطانیہ سے نہیں بلکہ جرمنی اور اٹلی سے ہے۔ اہل جرمن ان کے نزدیک اس لئے مقبول ہیں۔ کہ وہ یہودی تسلط کو صفحۂ ہستی سے ناپید کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اہل اطالیہ کو وہ اس لئے پسند کرتے ہیں۔ کہ

حکومت برطانیہ کس طرح اپنا وقار کھو رہی ہے

حکومت برطانیہ نے حال میں فلسطین اور اٹلی کے متعلق اپنی جس پالسی کا اعلان کیا ہے۔ اور جس کے متعلق ہم ایک گزشتہ پرچہ میں اظہار رائے کر چکے ہیں۔ اس نے ہندوستان کے لوگوں پر جو اثر کیا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے اقتباسات سے کیا جا سکتا ہے۔

برطانیہ کا وقار ختم ہو چکا ہے

"پچھلے جنگ یورپ سے لے کر آج تک کسی دوسرے ملک کو دنیا کی نظروں میں اس قدر ذلیل نہیں ہونا پڑا جس قدر برطانیہ کو۔ جنگ یورپ سے پہلے برطانیہ دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ملک سمجھا جاتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جنگ یورپ میں اسے جرمنی پر فتح بھی حاصل ہوئی۔ لیکن اس فتح کے ساتھ اس کا زوال بھی شروع ہو گیا۔ اور ابی سینیا اور اٹلی کے درمیان جنگ کے متعلق اس نے جو رویہ اختیار کیا اور اسے قدم قدم پر جو ناکامی ہوئی اس نے ثابت کر دیا ہے کہ برطانیہ کا وقار اور رسوخ ختم ہو چکا ہے۔ اس کی گورنمنٹ کا یہ تازہ فیصلہ کہ اٹلی کے خلاف تعزیرات واپس لے لی جائیں۔ برطانوی وقار کے تابوت میں آخری کیل ہے۔"

("پرتاپ" ۲۲ر جون)

برطانیہ کی زود پشیمانی

لیگ اقوام اور اس کے سرپرستوں (برطانیہ اور فرانس) کو اٹلی اور حبش کی جنگ میں جو شکست اور ذلت اٹھانا پڑی وہ ہی کیا کم تھی۔ کہ اب برطانیہ اور اس کی تقلید میں فرانس نے اٹلی کے خلاف اقتصادی تعزیرات کے منسوخ کرنے کا فیصلہ کر کے خود کو دنیا کی نظروں میں اور زیادہ ذلیل کر دیا ہے۔ لیگ اقوام تو عرصہ ہوا۔ کہ فنا ہو چکی صرف اس کی تدفین باقی تھی۔ جاپانی اس مردہ کو چین میں دفن کرنا چاہتا تھا۔ مگر انگلستان اور فرانس اس کی نعش کو لئے بیٹھے رہے۔ آخر جرمنی نے وادی رائن پر فوجی قبضہ کر کے وہاں اس کی قبر کا انتظام کیا۔ لیکن اس مردہ کے مقدر میں حبش کی سرزمین لکھی ہوئی اور یہ افتخار اٹلی کی قسمت میں لکھا تھا۔ کہ اس کی تدفین اس کے ہاتھوں عمل میں آئے۔ چنانچہ اب حبش میں مسولینی نے اس مردہ کو اتنا گہرا دفن کیا ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کی ہڈیاں بھی نہ ملیں گی۔ برطانیہ اور فرانس کی مسیحائی سے جب لیگ اقوام کی مردہ نعش میں پہلے ہی زندگی کی کوئی حرارت پیدا نہ ہو سکی۔ تو اب اٹلی اور حبش کی جنگ میں لیگ کی جو ذلت و رسوائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد اگر اس میں کچھ زندگی ہوتی بھی تو اس کو ڈوب مرنا چاہیئے تھا۔ (حقیقت ۲۵ر جون)

برطانی قوت میں زوال کے آثار

"اس سارے قصہ میں برطانی مدبروں کی حکمت عملی نہایت ہی بے معنی رہی۔ اگر وہ پہلے ہی دن اس امر کا اعتراف کر لیتے۔ کہ مسلح اٹلی کے مقابلہ میں غیر مسلح جمعیۃ الاقوام کچھ نہیں کر سکتی۔ اور جارحانہ اقدام کرنے والے ملک کو اپنے ارادوں سے باز نہیں رکھا جا سکتا۔ تو شاہ حبشہ غلط امیدوں کی بنا پر اٹلی کے ساتھ ٹکر نہ لیتے۔ اب اگر حزب الاختلاف کے ارکان یہ کہہ رہے ہیں کہ برطانی حکومت کی یہ حکمت عملی صریح غداری کے مرادف ہے۔ تو کوئی بے جا اور نارواہ بات نہیں۔ ایسی حکومت کے خلاف اس بنا پر مذمت کی قرارداد پیش کرنا یکسر صحیح تھا۔ کہ اس نے اپنی متذبذب اور کمزور حکمت عملی کی بنا پر جمعیۃ الاقوام کو کمزور کر کے امن عالم کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

برطانی پارلیمنٹ میں اس قرارداد مذمت کا گر جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ برطانی قوم میں قحط الرجال ہے۔ اور اب اس قوم کی وہ صلاحیتیں۔ جن کے بل پر جان بل دنیا بھر میں دندنا رہا تھا۔ اس سے سلب ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ اس کے مدبروں کی نالائقی ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس شاہنشہی کو زوال و انحطاط کا گھن لگ چکا ہے۔ اور اس کے نمائندوں کا جنگ کے نام تک سے گھبرانا ظاہر کر رہا ہے۔ کہ بنیوں کی اس قوم سے سخت کوشی کا جذبہ یکسر مفقود ہو چکا ہے۔ سر جان سائمن کا یہ کہنا کہ ہم حبشہ کے لئے اپنے ایک جنگی جہاز کا ضائع ہونا گوارا نہیں کر سکتے۔ برطانیہ کی اس اخلاقی کمزوری کا اعلان ہے۔ جو کل اپنی حفاظت و مدافعت کے لئے بھی کسی قسم کے خطرہ میں کودنا پسند نہ کرے گی۔ بہر حال دنیا کے مبارزت طلبوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس میں جنگ کرنے کی ہمت باقی نہیں رہی اس لئے اگر بعض نوجوان سلطنتیں ان کے مقبوضات کو چھیننے کا اقدام کرنے لگیں تو چنداں تعجب کی بات نہ ہو گی۔

(احسان ۲۷ر جون)

یورپ والوں کی طوطا چشمی کا ننگا ناچ

افسوس ایک غریب۔ مظلوم۔ پردیسی بادشاہ کو آج کوئی سہارا دینے والا نظر نہیں آتا۔ جن کے بھروسہ پر اس نے اٹلی کے ساتھ ٹکر لگائی تھی۔ انہوں نے آنکھیں پھیر لی ہیں وہ اب ابی سینیا کی خاطر اپنا ایک جہاز بھی خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ ایسے دوستوں پر جو بھی بھروسہ کرے گا وہ دغا ہی کھائے گا۔ دوران جنگ میں بار بار اپیلیں کرنے پر بھی جب لیگ اقوام ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔ صرف میٹنگ کے نوٹس ہی جاری کرتے ہیں۔ دنوں سے ہفتے اور ہفتوں سے مہینے گذار دیئے گئے۔ تو اب جب کہ سارا قصہ تمام ہو چکا ہے۔ بھلا لیگ اقوام اب ابی سینیا کی خاک امداد کرے گی۔ ملکہ ابی سینیا کی دردناک اپیلیں جنہیں یاد ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں کتنا سوز تھا اور انگلستان اور لیگ پر کتنا اعتماد اور بھروسہ تھا۔ لیکن وہ اپیلیں بھی بہروں اور بہرے کانوں پر پڑیں۔ اور ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ پھر جب انگلستان نے تعزیرات ہٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو نجاشی کس بھروسہ پر جنیوا جا رہا ہے۔ اور جنیوا میں اس بھولے بادشاہ کا جو استقبال ہوا ہے وہ یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ والوں نے اسے لکھ بھیجی ہے۔ کہ لیگ کا جلسہ ۳۰ر جون کو ختم ہوتے ہی آپ کو سوئٹزرلینڈ چھوڑ دینا ہو گا۔ سچ ہے کمزور کا کوئی ساتھی نہیں بے چارے شاہ نجاشی کو رہنے کے لئے بھی اب جگہ نصیب نہیں ہو رہی۔ زمانے کی بے رحمی دوستوں کی بے مروتی۔ اور یورپ والوں کی طوطا چشمی کا کتنا ننگا ناچ ہے۔ جو ابی سینیا اور اس کے بادشاہ کے انجام میں نظر آ رہا ہے۔" (ملاپ ۲۷ر جون)

چھاپہ گری سیکھنے کیلئے وظیفہ

شاہدرہ نزد لاہور میں ایک سرکاری مدرسہ کپڑے کی رنگائی دھلائی اور چھاپہ گری کی صنعت سکھانے کے لئے قائم ہے۔ ایک احمدی دوست نے ایسے احمدی طالب علم کے لئے پانچ روپے ماہوار وظیفہ منظور کیا ہے۔ جو چھاپہ گری کی جماعت میں داخل ہو کر یہ کام سیکھے۔ کورس ۱½ سال کے لئے ہے

انٹرنس پاس اور انٹرنس فیل بلکہ مڈل پاس طالب علم بھی داخل ہو سکتے ہیں خواہشمند فوراً اپنی درخواستیں دفتر تعلیم و تربیت میں بھجوا دیں۔ خرچ ماہوار قریباً دس روپے کے اندر ہو گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

کتابی تبلیغ والی تجویز کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ تاکہ دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچ جائے

الفضل کے گذشتہ پرچوں میں ہم نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ اگر دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجوزہ انگریزی۔ فارسی اور اردو کتابوں کے سیٹ دنیا کے تمام بڑے بڑے لوگوں تک پہونچا دیں۔ اور مشہور مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں۔ تو اسلام اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں بڑی آسانی کے ساتھ پہونچ سکتا ہے۔ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں اور دوستوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں درج شدہ چند راؤں سے ظاہر ہے۔ چونکہ متعدد بزرگوں اور دوستوں کی طرف سے ابھی اس قسم کی رائیں موصول ہو رہی ہیں۔ اس لئے چند مزید درج ذیل کرتے ہیں۔ امید ہے کہ دوست اس بابرکت مفید۔ آسان اور مقبول عام تجویز پر عمل کرکے ثواب کے مستحق ہوں گے ؛

جناب ناظر صاحب صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان کا ارشاد

"اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہونچانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ لیکن چونکہ ہر ایک کو اتنی مقدرت نہیں۔ کہ وہ دنیا کے ہر حصہ میں پہونچ کر پیغام حق پہونچائے۔ اس لئے اس کا آسان طریق یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصانیف خرید کر دور دور تک پھیلا دی جائیں۔ مگر پہلے اس میں یہ دقت تھی۔ کہ انگریزی فارسی اور اردو کتب میں سے وہ کتابیں جو تبلیغ کے لئے زیادہ موزوں اور مفید ہو سکتی ہیں وہ قیمت کے لحاظ سے گراں تھیں۔ اس لئے وہ انہیں خرید کر آسانی کے ساتھ دوسروں تک نہیں پہونچا سکتے تھے۔ مگر اب جبکہ بک ڈپو نے اپنی کتابوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی کر دی ہے۔ اور ان کے مختلف سیٹ بنا دیئے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حسب توفیق انگریزی اردو۔ فارسی کتب کے سیٹ خرید خرید کر دنیا کے مختلف حصوں میں تقسیم کروائیں۔ جو دوست دنیا کی مختلف لائبریریوں میں رکھوانا چاہیں یا بااثر اور ذی علم اصحاب کو خود بھجوانا چاہیں وہ خود بھجوا دیں لیکن جو خود نہ بھجوا سکیں وہ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی معرفت بھجوا سکتے ہیں۔ اس طرح اگر دوست تھوڑی سی بھی ہمت کریں۔ تو انشاء اللہ بہت قلیل عرصہ میں دنیا کے اکثر و بیشتر حصہ میں خدا کے مرسل کا وہ آسمانی پیغام نہایت احسن طریق سے پہونچ سکتا ہے۔ جو دنیا کی ہدایت و راہنمائی کے لئے وہ اس زمانہ میں لایا۔ توقع ہے کہ ہر وہ احمدی جو اپنے اندر تبلیغ کا جوش رکھتا ہے۔ حتی المقدور اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ و عند الناس ماجور ہوگا"؛ زین العابدین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۳۶-۶-۲۵

جناب مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار "الفضل"

اکناف عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس کتب کو بکثرت پھیلانے کی تحریک اس قدر اہم ہے۔ کہ کوئی مخلص احمدی اس کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے دوستوں کو اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اس تحریک میں خلوص دل سے ویسا ہی حصہ لیں۔ جیسا کہ زندہ خدا پر ایمان رکھنے والے ہمیشہ نیک تحریکات میں حصہ لیا کرتے ہیں۔ میری طرف سے انگریزی کتب کا ایک سیٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ کو دیدیا جائے۔ تاکہ وہ جہاں مناسب سمجھے اسے بھیجدے ؛

جناب قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔ اے

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" مبارک ہے وہ جو اس تبلیغ میں حصہ لے کیونکہ وہ خدا کا کام کرے گا۔ اور جو خدا کا کام کرتا ہے۔ وہی اصلی معنوں میں خدا کا بندہ ہے۔ اور اسی سے خدا خوش ہوگا یہ تحریک مبارک ہے۔ ایک انگریزی سیٹ میری طرف سے بھی بھیجدیجیئے۔

جناب مولوی عبد الوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفہ اول رض

دنیا کی لائبریریوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر رکھنے کی تحریک مجھے ملی۔ میں نہایت خوشی سے اس میں شریک ہوتا ہوں۔ الدال علی الخیر کفاعلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکچروں اور خطوں کے لئے بہت کم باہر تشریف لے جاتے تھے سوائے اس کے کہ کوئی اشد مجبوری پیش آجائے ؛

آپ نے خدا کا پیغام کتب کے ذریعہ دنیا میں پہونچایا۔ اشاعت کتب سے جو نتائج حضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ کوئی وجہ نہیں کہ اس نسخہ پر عمل کرنے سے وہی نتائج آج بھی پیدا نہ ہوں ؛

جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیان

آپ نے جو تحریک تمام طبقوں میں احمدیت کی تعلیم پھیلانے کی اخبار الفضل میں شائع کی ہے۔ یہ بہت مفید ہے۔ اللہ تعالےٰ اس تحریک کو بابرکت فرمائے۔ اور دنیا کے تمام طبقات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے منور فرمائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس تحریک کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ فی الحال ایک سیٹ کی قیمت میں ادا کر دوں گا۔

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز

آپکی تجویز نہایت مبارک ہے۔ میری طرف سے ایک انگریزی سیٹ پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں بھجوا دیں

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی

آپکی سکیم انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی کیونکہ کتابوں کی قیمت میں نمایاں کمی کے باعث کم آمدنی رکھنے والے دوست بھی آسانی کیساتھ حصہ لے سکیں گے۔ اور اس طرح ہمارا لٹریچر دور دور تک پہنچ جائیگا۔ فی الحال میں ایک سیٹ انگریزی اپنے پڑھنے کے لئے خریدتا ہوں۔ اور دوسرا انگریزی سیٹ آپ میری طرف سے کسی غیر مسلم کو بھجوا دیں۔ انشاء اللہ دو چار یوم تک اپنی جماعت کے دیگر دوستوں سے بھی چند ایک سیٹ کا آرڈر بھجواؤنگا

انگریزی چھ مجلد کتب کا سیٹ ۔ فارسی تین مجلد کتب کا سیٹ ۔ اردو تین مجلد کتب کا سیٹ

اصل قیمت اٹھارہ روپیہ رعائتی ۵ روپے — اصل قیمت چھ روپیہ رعائتی ڈیڑھ روپیہ — اصل قیمت ۸ روپیہ رعائتی اڑھائی روپیہ

نوٹ:۔ جو دوست یہ سیٹ صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی معرفت بھجوانا چاہیں۔ وہ اصل قیمت کے علاوہ محصول ڈاک بھی بھجوا دیں ؛

خاکسار:۔ ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

دردانیال کانفرنس

دردانیال جو حکومتِ ترکیہ کا ایک حصہ ہے اس کے موجودہ نظم و نسق کا ڈھانچہ دول یورپ کی اس کانفرنس میں تیار کیا گیا تھا جو ۱۹۲۳ء میں برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ جاپان روس۔ ترکی۔ یونان۔ بلغاریہ۔ یوگوسلاویہ اور رومانیہ کے درمیان لوزان میں منعقد ہوئی اس معاہدہ کی رُو سے یہ قرار پایا تھا۔ کہ ممالک یورپ کے اجتماعی تحفظ کے لئے دردانیال کو غیر مسلح رکھا جائے۔ اور اس پر ایک بین الاقوامی تسلط قائم کیا جائے۔ اس وقت حکومتِ ترکیہ کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ معاہدہ کی ان شرائط کو قبول کرے۔ لیکن اس وقت سے لیکر اب تک بین الاقوامی حالات میں جو تغیر رونما ہو چکا ہے۔ اور سیاسیات یورپ کے "مرغ باد نما" نے جو نیا رخ بدلا ہے۔ اجتماعی تحفظ کے اصول کو ہمیشہ کے لئے معنی کی شرمندگی سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس کے پیش نظر ترکیہ کا اپنی بحری سرحدات کو خطرات سے محفوظ کرنے کے لئے دردانیال کو اپنے تسلط میں لانے کا مطالبہ ایک جائز اور قدرتی امر ہے۔ چنانچہ ترکی نے اپنے اس جائز حق کے حصول کے لئے باہمی مشورہ اور تعاون کے طریق کو کام میں لاتے ہوئے دول لوزان سے سلسلہ جنبانی کی۔ اور اس کے نتیجہ میں جیسا کہ اخبار بین اصحاب جانتے ہیں اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے چند دنوں سے مانٹرو میں دول لوزان کی کانفرنس ہو رہی ہے

اٹلی نے تعزیری قیود کے متعلق لیگ اسمبلی کے فیصلہ تک اس کانفرنس میں شمولیت کو ملتوی کر دیا ہے۔ صوبجات متحدہ امریکہ نے بھی اس میں اپنا کوئی نمائندہ نہیں بھیجا۔

ترکی کے پیش کردہ مسئلہ کے متعلق کانفرنس کیا فیصلہ کرے گی۔ اس کی نسبت ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم بعض نئے امور ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور تعجب کی بات ہے کہ وہ ملک جو جنگ عظیم کے بعد ترکیہ کا سب سے بڑا دوست متصور ہوتا تھا۔ اس نے مذاکرات کے شروع ہوتے ہی ایک حیرت زا مطالبہ پیش کر دیا ہے۔ لوزان کانفرنس کے موقع پر روس نے اپنے سابقہ نظریوں کے خلاف اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ آبناؤں کو تمام جنگی جہازوں کے لئے بند کر دیا جائے لیکن اب اس نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ جنگ کے ایام میں اس بات کا حق دیا جائے۔ کہ وہ اپنے جنگی جہازوں کو بحیرۂ اسود میں سے گذار کر بحیرہ روم میں داخل کر سکے۔ روس کے سابقہ اور موجودہ نظریہ میں یہ تفاوت اور حکمت عملی میں یہ حیرت انگیز تبدیلی فرانس اور روس کے مابین باہمی اعانت کے معاہدہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں روس اور فرانس ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ جنگی جہازوں کو بحیرہ روم میں داخل کرنے کی رعایت حاصل کرنے سے

روس کا واحد مقصد یہ ہے کہ بوقت ضرورت فرانس کی امداد کے لئے اپنے جنگی بیڑے کو فوراً آبناؤں میں سے گذار کر بحیرۂ روم میں داخل کر سکے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ روس کا یہ نوزائیدہ مطالبہ ترکی کے ملکی مفاد کے منافی ہے۔ اور وہ ہرگز اس کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

۱۹۲۳ء کی کانفرنس میں برطانیہ نے اپنی گذشتہ پالیسی سے انحراف کرتے ہوئے اس بات کی پرزور تائید کی تھی۔ کہ آبناؤں کو تجارتی اور جنگی جہازوں کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ موجودہ صورت حالات میں دیکھیں۔ وہ کون پہلو اختیار کرتا ہے۔ گمان غالب ہے کہ فرانس کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی بنا پر اس کی کوشش یہی ہوگی۔ کہ آبناؤں کو ہر قسم کے جہازوں کی آمد و رفت کے لئے کھلا رکھا جائے۔

کانفرنس میں مذاکرات کے رجحان سے ایک بات یہ بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ شاید مسئلہ دردانیال بحیرہ روم کے تحفظ کے وسیع اور پیچیدہ مسائل سے خلط ملط ہو جائے لیکن صورت خواہ کچھ ہو۔ ملکی تحفظ اور

دردانیال پر تسلط قائم کرنے کے متعلق ترکی کے مطالبہ پر اس کے اپنے حسن و قبح کی بنا پر غور و خوض ہونا چاہئے نہ کہ روس اور فرانس کے جدید نظریوں اور بحیرہ روم کے مسائل کو درمیان میں لاکر اسے کھٹائی میں ڈال دیا جائے۔

رائٹر کی آخری اطلاعات مظہر ہیں کہ کانفرنس کو جمعیتہ اقوام کے اجلاس کے پیش نظر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور اس میں ترکی کے مطالبات کے متعلق سازگار فضا پیدا ہو چکی اور مندوبین بحیثیت مجموعی اس بات کے حامی معلوم ہوتے ہیں کہ ترکی کو صرف

وصیتیں

۴۵۴۸ ۔ منکہ محمد قاسم ولد چودھری ننھے خاں قوم بٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت اندازاً مئی ۱۹۰۳ء ساکن چک ۵۵ نمبر ۴ ب محمود پور۔ ڈاک خانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۴ اپریل ۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں میرا گزارہ زمینداری اور تجارت کی آمد پر ہے۔ جس کا اوسط اندازہ ساڑھے سات روپے ماہوار ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر ایسی جائداد کا کل یا جزو حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو ایسا حصہ میری جائداد متروکہ سے ادا شدہ سمجھا جائے گا۔ لہذا یہ وصیت نامہ اپنی جائداد و آمدنی کا بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دیا ہے۔ ۳۶-۴-۱۴

العبد:۔ محمد قاسم ولد چودھری ننھے خاں۔ گواہ شد۔ چودھری علی بخش چک ۳۳ جنوبی ملکیوالہ ضلع شاہ پور۔ گواہ شد۔ چودھری غلام محمد امیر جماعت احمدیہ پو ہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ۔

۴۵۶۳ ۔ منکہ سردار احمد ولد عبدالعزیز صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاک خانہ نوشہرہ پسرور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال وارد حویلیاں ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۶-۵-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۷ روپے ۵ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ بشرطیکہ ایسی رقم یا کوئی جائداد میں اپنی زندگی میں پیدا کر سکوں۔

العبد۔ سردار احمد خان پوسٹل کلرک ڈاکخانہ حویلیاں ضلع ہزارہ ۳۶-۵-۱

گواہ شد۔ عبدالسبوح اپیل نویس ایبٹ آباد بقلم خود

گواہ شد:۔ عبدالغفور پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد کچہری بقلم خود ۳۶-۵-۱

کاتب۔ احمد اللہ خان سکرٹری مال انجمن احمدیہ ایبٹ آباد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

راولپنڈی ۲۸ جون - آج مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام مسلمانان راولپنڈی نے احراریوں کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ اور ایک بہت بڑے جلوس نے احرار کے دفتر کے نزدیک سے گزرتے ہوئے احراریوں کے خلاف زبردست نعرے بلند کئے۔ حکام شہر اہم مقامات پر احتیاط کے طور پر پولیس کے پہرے متعین کر رہے ہیں۔

الہ آباد ۲۸ جون - پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر گاندھی کی دعوت پر آج وردھا روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ گاندھی جی پنڈت جواہر لال نہرو کو کانگرس کے پلیٹ فارم سے سوشلزم کی تبلیغ کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔

روم ۲۸ جون - حبشہ کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حبشی سردار جنہوں نے اٹلی کے خلاف شاہ حبشہ کو مدد دی تھی سخت مصیبتوں کا شکار ہو رہے ہیں بہت سے سردار جلاوطن کر دیئے گئے ہیں

القدس ۲۸ جون - ایک اطلاع مظہر ہے کہ بعض عربوں نے فوجیوں پر پتھر پھینکے۔ فوجیوں نے ان پر گولیاں برسائیں جس کے نتیجہ میں چند آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ عربوں نے ایک تھانہ کو تباہ کرنے کے لئے بم پھینکا۔ پولیس نے متعدد لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ ملک معظم کی تاج پوشی کے سلسلہ میں شاہی دربار دہلی میں موسم گرما میں منعقد ہوگا۔ اور اس کے متعلق ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند ایک اعلان کرینگے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند کی طرف سے زور دیا جا رہا ہے۔ کہ دربار کے موقع پر ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

ارناکلم ۲۸ جون - ہز ہائی نس مہاراجہ کوچین نے مندروں کے لئے سوربین وقف کرنے کی رسم کے متناعی قانون کو منظور کر لیا ہے۔ جس کی رو سے ہندو عورتوں کو مندروں میں وقف کر دینے کی ہمیشہ ممانعت کر دی گئی ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ہندوستان میں جدید آئین کے ماتحت صوبائی خود مختاری یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے نافذ ہو جائے گی فیڈریشن کے متعلق فی الحال والیان ریاست سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

لاہور ۲۸ جون - امرتسر کی اکالی عورتوں نے دربار صاحب کمیٹی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ جب تک برج اکالی بھو لا سنگھ کے نہنگوں کی رسد جو کمیٹی نے بند کر دی ہے جاری نہ کی گئی۔ تو وہ ستیہ گرہ کر دیں گی اور مقاطعہ جوعی کریں گی۔

نئی دہلی ۲۸ جون - کل دہلی میں ۱۵ اعشاریہ ۱۴ انچ بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے پرانی اور نئی دہلی میں سیلاب کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سی جھونپڑیاں اور مکانات گر گئے ہیں۔ اور بعض لوگ کھلے میدانوں میں راتیں بسر کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۸ جون - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پنجاب کے ایک سوشلسٹ کارکن مسٹر رام سنگھ کو ضلع ہوشیارپور میں پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے قبضہ سے اشتراکی لٹریچر برآمد ہوا۔

پیرس ۲۸ جون - فرانس میں از سر نو ہڑتال کی جا رہی ہے۔ چنانچہ لورین کے مقام پر بیس ہزار کارکنوں نے اس بنا پر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ مالکان کارخانہ جات اس معاہدہ کے مطابق جو حال میں طے ہوا تھا عمل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

امرتسر ۲۸ جون - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ متانہ (ریاست نابھہ) کی اکالی کالج کونسل کے صدر گیانی کشن سنگھ کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آوروں نے کالج کے پرنسپل اور کالج کونسل کے جنرل سکرٹری پر حملہ کیا۔ لیکن وہ صرف معمولی طور پر زخمی ہوئے۔ کونسل کے باہمی افتراق کو ان حملوں کا اصل سبب بیان کیا جاتا ہے۔ حملہ آور مفرور ہیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت مصر اور حکومت ترکی کے درمیان عدم اقدامات جارحانہ کے متعلق ایک معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے شاہ نجاشی کو ایک پیش کش کی گئی ہے کہ وہ ایک انگریزی فلم میں کام کریں سکیم یہ ہے۔ کہ ایک فلم کی تیاری کی جائے جس میں شہنشاہ حبشہ کی زندگی اور فرار ہونے کے واقعات کی تصویریں دکھائی جائیں گی۔ فلم ساز کمپنی کا ڈائرکٹر اس معاملہ میں شاہ نجاشی سے خط و کتابت کر رہا ہے

راولپنڈی ۲۸ جون - اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کابل کی افغان نیشنل بنک نے افغانستان کی بری اور ہوائی فوج کی تنظیم اور تعلیمات اور صفائی کی حالت کو درست کرنے کے لئے تین لاکھ روپیہ بطور قرض حسنہ حکومت کو پیش کیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) لنڈن کے ایک انگریزی اخبار میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ اگرچہ ہندوستان میں بعض سیاسی پارٹیوں کی طرف سے نئے آئین کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ لیکن پنڈت مدن موہن مالویہ نئے آئین کی مخالفت نہیں کریں گے۔ گاندھی جی کے متعلق بھی لکھا ہے۔ کہ وہ اور ان کے ساتھی گورنمنٹ کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ حائل نہیں کریں گے۔

لنڈن ۲۸ جون - لنڈن میں کل سے برطانوی جنگی جہازوں کی آزمائشی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور لاکھوں کی تعداد میں تماشائی اسے دیکھ رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی بمبار ہوائی جہاز دنیا بھر کے ہوائی جہازوں سے سبک ترین اور تیز ترین ہیں

لنڈن ۲۸ جمعیتہ الاقوام کی تعزیرات کے متعلق حکمت عملی کے پیش نظر مسٹر نیول چیمبرلین نے جمعیتہ اقوام کی مجلس عاملہ اور کونسل سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اپنے اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے چیمبرلین نے بتایا ہے کہ تعزیرات کو برقرار رکھنے سے حبشہ کی گئی ہوئی آزادی کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ تعزیرات کو برقرار رکھنے یا اس میں اضافہ کرنے سے مقصد براری نہیں ہو سکتی۔ بلکہ امن عالم میں نقص رونما ہو جانے کا احتمال ہو جائیگا

گوجرانوالہ ۲۸ جون - خوشی کی بات ہے کہ بلدیہ گوجرانوالہ نے مقامی سینماؤں میں حقیقی ناچ کئے جانے پر پابندی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ارکان بلدیہ نے اس سلسلہ میں ایک قرارداد پاس کر کے ڈپٹی کمشنر سے بھی ملاقات کی ہے

لنڈن ۲۸ جون - کل انگلستان اور ہندوستان کی کرکٹ ٹیم کے درمیان میچ جاری رہا۔ لنچ کے وقت تک ۵ ہندوستانی کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔ اور کل سکور ۹۷ تھا۔

کلکتہ ۲۸ جون - کلکتہ ریلوے مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں سوال کیا گیا۔ کہ ریلوے ملازمین کے مسافروں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کے سلسلہ میں کیا کارروائی کی گئی ہے۔ ارکان نے بتایا کہ حکام کی طرف سے خوش اخلاقی کو ترقی دینے کے لئے سرگرم کارروائی کی جا رہی ہے۔ اور بدسلوکی کے متعلق ملازمین کا فوری نوٹس لیا جا رہا ہے۔

شملہ ۲۸ جون - پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر گنپت رائے سکرٹری ہندو سبھا کو خط و کتابت کے دوران میں سرحد کے سرخپوشوں کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سرحد کے سرخپوشوں کی تحریک کانگرس کا ایک حصہ ہے اور اس پر حملہ کرنا کانگرس پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔

کلکتہ ۲۸ جون - معلوم ہوا ہے کہ ڈاک اور تار کے سلسلہ میں افغانستان نے بین الاقوامی معاہدہ کا احترام کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ افغانستان سے جو تار ممالک غیر کو ہندوستان کے راستہ روانہ کئے جاتے ہیں۔ وہ دوبارہ بک نہیں ہونگے بلکہ اسی طرح بھیجے جائیں گے جس طرح ہندوستان سے روانہ کئے جاتے ہیں اس سے پیشتر اس بات پر عمل ہوتا تھا کہ افغانستان سے جو تار غیر ممالک کو جاتے تھے وہ ہندوستانی سرحد کے سٹیشن پر افغانستان کے نزدیک ترین ڈاکخانہ کی طرف سے دوبارہ بک ہوتے تھے اور تار کا خرچ وہیں جمع کر لیا جاتا تھا۔ لیکن یکم جولائی سے یہ طریق منسوخ کر دیا جائیگا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی